ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16 | جمعۃ المبارک 11 ستمبر 2009ء | 20 رمضان المبارک 1430 ہجری قمری ❁ 11 تبوک 1388 ہجری شمسی | شمارہ 37


## قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور غور سے سننے والے کا اجر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الاعراف :205)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔

جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو اسے غور سے سنتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

(الدارمی فضائل القرآن فضل من استمع الی القرآن حدیث نمبر:3232)

## یہ عقیدہ کہ ہر قسم کی وحی کا دروازہ بند ہو گیا ہے ایک غلط عقیدہ ہے۔ خدا تعالیٰ آج بھی کلام کی طاقت رکھتا ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ وحی کے ذریعہ لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ہے کہ آپ غیر تشریعی نبی ہیں۔ نبیوں کا کام تبلیغ کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس پیغام کی تبلیغ کرتے ہیں جو ان پر وحی ہوتا ہے۔ انبیاء کے ماننے والوں کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ نبیوں کے پیغام کو آگے پہنچائیں۔

آج یہ کام ہر احمدی کا ہے کہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگاتے ہوئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اس مشن کے لئے وقف کر دے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ ہر ملک، ہر شہر اور ہر قصبہ کے احمدیوں کو خاص پلاننگ کر کے کام کرنا چاہئے۔ دنیا ایک پاک تبدیلی کو چاہتی ہے۔ ہدایت دینا خدا کا کام ہے اور ہمارا کام پیغام پہنچانے کی کوشش کرنا اور دردمندانہ دعاؤں سے کام لینا ہے۔

## آج افریقہ، یورپ، آسٹریلیا، ایشیا ہر جگہ کے احمدیوں کا کام ہے کہ تبلیغ کا حق ادا کریں اور اپنی اصلاح کریں۔

## اے عرب کے احمدیو! دنیا کو بتاؤ کہ وہ مسیح آ گیا ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس تک میرا سلام پہنچانا۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب)

### یوکے، یوگنڈا، بیلجیئم اور سویڈن کے ممبران پارلیمنٹ اور ہندوستان سے تشریف لانے والے مہمان سکھ دیو بیدی صاحب کا اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی پُر امن مساعی اور خدمت بنی نوع انسان اور محبت بھرے پیغام کو خراج تحسین۔ تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم۔ احمدیہ مسلم امن انعام کا اعلان۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر آخری اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

### حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز سہ پہر چار بج کر دس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تمام احباب نے پُر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب یوکے کو ارشاد فرمایا کہ پروگرام جاری رکھیں۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے اگلے معزز مہمان کا تعارف کروایا اور انہیں خطاب کی دعوت دی۔

### معزز مہمانوں کی تقاریر

❁...... قازقستان کے مسلم رہنما مکرم سرجی مانا کوف (Mr. Sergey Manakov) صاحب نے روسی زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ خالد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام مومنوں کو اور وہ لوگ جو ابھی تک ایمان نہیں لائے ان سب کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو ایمان لانے کی توفیق مل چکی ہے ان کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے دوسروں تک صحیح طور پر پیغام پہنچانا ہے۔ جماعت احمدیہ آج سب سے زیادہ انسانیت کی خدمت کرنے والی جماعت ہے۔ کیونکہ آپ ساری دنیا کی مدد کر رہے ہیں۔ ہزاروں لوگوں کی مہمان نوازی کرنا ایک بہت مشکل کام ہے لیکن آپ خدا کی خاطر یہ کام بہت اچھے رنگ میں کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ احمدیت دنیا کے دلوں میں ایمان زندہ کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔ آمین۔

❁...... یوگنڈا کی ایک ممبر پارلیمنٹ Mrs Rukayya Nakadama جو منسٹر آف سٹیٹ بھی ہیں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس جلسہ میں شرکت کی توفیق دی۔ انہوں نے جلسہ کی دعوت پر شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی ان ہزاروں کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا جو اتنے بڑے جلسہ کے تمام انتظامات کو خوش اسلوبی سے چلا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ 2005ء میں پہلی دفعہ حضور انور سے ملی تھیں اور اب یہ دوسری ملاقات ہے جو میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے حال ہی میں ایک ہسپتال یوگنڈا میں قائم کیا ہے۔ اسی طرح ڈش انٹینا ز بھی لگائے گئے ہیں۔ خوراک اور ادویات کی فراہمی کے بھی کام ہو رہے ہیں جو بہت بڑی خدمت ہے۔ اسی طرح انہوں نے لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کی بھی تعریف کی اور بتایا کہ وہ بہت فعال ہیں اور وہ خود ان کے کئی ایک پروگراموں میں شرکت کر چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پُر امن جماعت ہے جس طرح یہاں پُر امن ہے اسی طرح یوگنڈا میں بھی پُر امن ہے۔ اور خدا کرے ہمیشہ ایسی ہی رہے۔ آخر میں انہوں نے حضور انور کو دوبارہ یوگنڈا آنے کی دعوت بھی دی۔

❁...... سویڈن کے ممبر پارلیمنٹ جناب راجر کالف (Roger Kaliff) نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم سویڈن میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر بڑے تعاون کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشی بہبود کے ساتھ ساتھ معاشرتی بہبود بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے سب مذاہب کا آپس میں مل کر کام کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں معلوم ہے کہ پاکستان میں اور بعض دوسرے ممالک میں احمدی مظالم کا سامنا کر رہے

ہیں تاہم سویڈن کی حکومت احمدیوں کے تمام انسانی حقوق کی پوری پوری حفاظت کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں پاکستان میں ایک معصوم احمدی کو شہید کیا گیا جس کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں۔ اپنے خطاب کے بعد انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے ملک کی طرف سے اظہار محبت کے طور پر ایک خصوصی تحفہ پیش کیا جسے حضور انور نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

❁...... **بیلجیئم کی ایک ممبر پارلیمنٹ محترمہ سواد رزّاق صاحبہ (Mrs. Souad Razzouk)** نے اپنا خطاب فرانسیسی زبان میں کیا اور انہوں نے جلسہ کے احترام کی وجہ سے سر کو سکارف سے بھی ڈھانکا ہوا تھا۔ آپ کے خطاب کا ترجمہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیئم نے پیش کیا۔ محترمہ نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ 43ویں جلسہ سالانہ میں شرکت ان کے لئے باعث افتخار ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ میں شرکت کر کے مادی مائدہ سے زیادہ روحانی مائدہ سے استفادہ کیا ہے۔ ایک سال قبل خلافت جوبلی کے فنکشن میں پہلی دفعہ شامل ہوئی اس کے بعد جماعت سے ایک مستقل تعلق ہو گیا ہے۔ مَیں آپ کی ہیومینٹی فرسٹ کے کام سے بہت متأثر ہوں۔ 11 ستمبر کے بعد اسلام کے خلاف کئی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ ہم دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھائیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جلسہ سالانہ اس سلسلہ میں ایک بہترین کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک خاص محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں بیلجیئم کی ممبر پارلیمنٹ ہوں اور اس لحاظ سے آپ بیلجیئم کی پارلیمنٹ میں مجھے اپنا نمائندہ ہی سمجھیں۔

❁...... **ہندوستان سے تشریف لانے والے سُکھ دیو بیدی صاحب (Mr.Sukh Dev Bedi)** جو کہ چولہ بابا نانک کے مالک ہیں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ کا خطاب پنجابی زبان میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ مَیں حضرت مرزا صاحب کی زیارت کر رہا ہوں۔ حضرت بابا گرو نانک کا بھی مسلمانوں کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ انہوں نے بہت احترام سے کہا کہ حضرت مرزا صاحب سے میری درخواست ہے کہ ہندوستان کا جلد دورہ کریں اور ہمیں وہاں ملاقات کا موقع دیں۔ انہوں نے کہا کہ چولہ بابا نانک پر بہت سے قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں اس لئے جو احمدی قادیان آتے ہیں وہ چولہ بابا نانک کی زیارت کے لئے بھی تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے جماعت کے اس کام کی بہت تعریف کی کہ وہ ساری دنیا میں ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کے خوبصورت پیغام کو پھیلا رہی ہے۔ خطاب کے بعد انہوں نے حضور انور سے نہایت محبت کے ساتھ معانقہ بھی کیا۔

❁...... **کرائیڈن (Croyden) سے تعلق رکھنے والے برطانوی ممبر پارلیمنٹ اور وزیر اعظم کے بین الاقوامی ترقیاتی امور کے خصوصی مشیر جناب میلکم وِکس (Rt.Hon.Malcom Wicks)** نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے حضور انور اور تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا اور بتایا کہ حضور انور سے دوبارہ مل کر بہت خوش ہوں۔ اسی طرح جلسہ میں شرکت بھی باعث مسرت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں مذہب کو مختلف قسم کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز میں Climate Change کا بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب مل کر ان تمام چیلنجز کا مقابلہ کریں اور اس دنیا کو بہتر جگہ بنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کے تحفظ کا بھی ایک چیلنج ہے جس کے لئے کام کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو "Love for All Hatred for None" آج کے تمام مسائل کا بہترین حل ہے۔

## تیسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضور انور کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم عبد المومن طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔ موصوف نے سورۃ حٰم سجدہ کی آیات 31 تا 37 کی تلاوت کی جس کا آغاز اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا...... کے مبارک الفاظ سے ہوا۔ اس کے بعد حضور انور کے ارشاد کے مطابق ایک عرب دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا۔ مکرم رانا محمود الحسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پیش کیا۔ اس کے بعد تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم کی کارروائی عمل میں آئی۔

## تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے جن احباب کو تعلیمی انعامات و اعزازات سے نوازا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ ان انعامات میں حضور انور کے دستخطوں سے قرآن کریم کا نسخہ بھی شامل تھا۔ ان سب طلباء نے اپنے اپنے تعلیمی ادارہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَھُم۔ مکرم فضل احمد صاحب طاہر سیکرٹری تعلیم یوکے نے نام پڑھے۔

(1) سجیل احمد کریم صاحب GCSE، (2) اطہر احمد وڑائچ صاحب GCSE & Diploma، (3) خیام امین صاحب A-Level، (4) ابراہیم خان صاحب A-Level، (5) شاہ زیب احمد صاحب A-Level، (6) فواد احمد طاہر صاحب Degree، (7) یاسر ونڈر مین صاحب (B.A.)، (8) طالع احمد قدسی رشید صاحب Bechelor of Civil Law، (9) آصف محمود باجوہ صاحب B.A.، (10) محمود رضوان حفیظ صاحب MBBS، (11) ڈاکٹر ہاشم رشید احمد سنوری صاحب MRCP، (12) طارق احمد خان ڈاہری Master of research، (13) عمر شہاب خان صاحب، (14) عمار احمد صاحب MSc Geology، (15) سلیم شاہد صاحب FRCS، (16) ناصر احمد جاوید صاحب BSc، (17) Jeffrey George Andrew Wlton، PHD۔

## احمدیہ مسلم پیس پرائز (Ahmadiyya Muslim Peace Prize) کا اعلان

حضور انور کی اجازت سے مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت یوکے نے اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے دوسرے جلسہ کے تاریخی موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے احمدیہ مسلم پیس پرائز کا آغاز کیا جا رہا ہے جو کسی ایسی اہم شخصیت کو دیا جائے گا جنہوں نے امن کے قیام کے لئے غیر معمولی کام کیا ہوگا۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ تمام ممالک کے امراء جماعت موزوں افراد کے نام مع تفصیل پیش کریں گے۔ ایک سینٹرل کمیٹی تمام ناموں اور ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور کی خدمت میں انعام کی مستحق شخصیت کا نام بطور سفارش پیش کرے گی۔ انعام کی رقم دس ہزار پاؤنڈ مقرر کی گئی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس سال جس شخصیت کا نام منتخب کیا گیا ہے وہ ہیں جناب لارڈ ایوبری (Lord Avebury)۔

جناب لارڈ ایوبری نے 1976ء میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے یوکے میں ایک کمیٹی قائم کی اور 31 سال تک آپ اس کے چیئرمین رہے اور اب وائس چیئرمین ہیں۔ اس کمیٹی نے مختلف ممالک کے مظلوم عوام کی مدد کی ہے اور گزشتہ دنوں اس کمیٹی نے ایک وفد پاکستان بھجوایا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک خاص طور پر ربوہ میں کیا جا رہا ہے اس کی تحقیق کر کے ایک رپورٹ شائع کی جس کا عنوان ہے:

Rabwah - A Place for Martyres

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ لارڈ ایوبری اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ اس لئے آئندہ کسی اور موقع پر حضور انور انہیں اپنے دست مبارک سے انعام سے نوازیں گے۔

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

5:25 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی یہ اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے مجھے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں امتی اور غیر تشریعی نبی کے مرتبہ سے نوازا ہے۔ اس پر مخالفین نے طوفان برپا کر دیا اور ایسے ناجائز الفاظ آپ کے متعلق استعمال کئے جو کسی شریف انسان کو زیب نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے الفاظ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ: 4) کے الفاظ آئے ہیں جس کا مطلب ہے کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے لہذا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ یہ قرآن ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا کلام الٰہی ہے۔ اب قیامت تک اسی تعلیم نے قائم رہنا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ کلام لوح محفوظ میں ہے۔ اب کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی پیروی کے بغیر نبوت نہیں پا سکتا۔ اس واضح اعلان کے باوجود مولویوں نے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی اور آج تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ لوگ نہ ختم نبوت کا مفہوم سمجھے ہیں اور نہ وحی کے جاری ہونے کا مسئلہ سمجھے ہیں اور سخت منکر ہو گئے لیکن سعید فطرت لوگوں نے حق کو تلاش کرنے کی کوشش کی بات کو سمجھا اور سمجھ رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہر قسم کی وحی کا دروازہ بند ہو گیا ہے تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ خدا کی صفت تکلّم ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئی (نعوذ باللہ) جو ایک غلط عقیدہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر بہتان ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی میں ایسی بات کر کے ان لوگوں نے ظلم عظیم کیا ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ تمام صفات حسنہ کا مالک ہے اور جس طرح چاہے ان کا اظہار کرتا ہے۔ آج بھی اس کی اپنے بندوں سے کلام کرنے کی صفت جاری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ سجدہ: 31)۔ اس آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے بندوں پر اب بھی بکثرت نازل ہوتے ہیں اور بشارتیں دیتے ہیں۔ اس آیت میں ان مولویوں کا بھی جواب ہے جو کہتے ہیں کہ ہر قسم کی وحی کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ اس آیت میں یہ بھی بتایا کہ فرشتے ان بندوں پر اترتے ہیں جو ہر ابتلا میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی برکت سے ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی کلام کی طاقت رکھتا ہے حالانکہ قرآن کریم کے مطابق ہر مسلمان کا یہی ایمان ہونا چاہئے تھا۔ فرمایا یہ لوگ اس قسم کی باتیں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور دشمنی کی وجہ سے کرتے ہیں جو کہ ہرگز جائز نہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت تکلّم کے جاری وساری ہونے کا ثبوت وہ پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر کیں اور پھر وہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا: ”مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں“۔

آج غیر بھی مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور جماعت احمدیہ کو ترقی پہ ترقی دے رہا ہے۔ اسی طرح آپ پر دشمنوں نے جھوٹے مقدمات بنائے۔ آپ نے بذریعہ الہام خبر پا کر فیصلے سے پہلے ہی اعلان فرما دیا کہ دشمن ناکام رہیں گے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوا۔

پھر بہت سے دشمن ایسے تھے جو آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہندوستان میں بھی اور امریکہ وغیرہ ممالک میں بھی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
## گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر58**

### ایم ٹی اے اور جدید ایجادات سے استفادہ کی تیاری

خلافت کی بے شمار برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مستقبل میں پیدا ہونے والے حالات کے لئے تیار کرنے کی خاطر خلیفۂ وقت کے دل میں تحریکات ڈالتا رہتا ہے او رخلیفۂ وقت اس سے جماعت کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں دنیا میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ علوم جدیدہ اس حد تک اور اس سرعت سے ترقی کریں گے کہ لوگ اپنی جگہ بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ اور سن بھی سکیں گے، اور اس طرح فاصلے کم ہو جائیں گہ کہ زمین اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود ان روابط اور تعلقات کی بناء پر ایک گاؤں سے بھی چھوٹی لگے گی۔لیکن چونکہ یہ علمی ترقی او راس کا درست استعمال دراصل خدا کے دین کے پھیلانے میں ممد ومعاون ثابت ہونا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے قبل از وقت ہی خلیفہ وقت کے دل میں اس طرح کی تحریکات ڈالیں تا جماعت مومنین آئندہ ترقی سے استفادہ کے لئے تیار ہو جائے۔اگلی سطور میں بعض ایسی ہی تحریکات کا ذکر ہوگا۔

### قلمی دوستی کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

”ایک اَور بات جس کا مَیں اس وقت اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ قلم دوستی ہے اور یہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں سے ایک ہے جو ملک ملک کے درمیان قرب پیدا کرنے کے لئے ہیں۔قلم دوستی ایک منصوبہ کے ماتحت عمل میں آنی چاہئے مثلاً انگلستان اور دوسرے ملکوں سے پتہ لیا جائے اور مجھے رپورٹ ملنی چاہئے کہ انگلستان میں اس قدر احباب تیار ہیں (مجھے امید ہے انگلستان میں رہنے والوں میں سے پانچ سو نوجوان مل جائیں گے۔ شروع میں ایک سو تو یقینی مل جائیں گے) اتنے نائیجیریا کے تیار ہیں، اتنے غانا کے تیار ہیں، اتنے آئیوری کوسٹ کے تیار ہیں، اتنے لائبیریا کے تیار ہیں، اتنے سیرالیون کے تیار ہیں، اتنے گیمبیا کے تیار ہیں، اتنے سینیگال کے تیار ہیں اور بھی کئی ملکوں میں ہماری احمدی جماعتیں قائم ہیں ان میں سے بھی چاہئے احباب تیار ہوں کیونکہ اس تحریک میں ضرور شامل ہونا چاہئے۔ اسی طرح فجی کے رہنے والے، انڈونیشا کے رہنے والے، آسٹریلیا کے رہنے والے، یورپین ممالک کے رہنے والے، ہندوستان کے رہنے والے، پاکستان کے رہنے والے، مصر کے رہنے والے، سعودی عرب کے رہنے والے (کوئی یہ نہ سمجھے کہ عرب ممالک میں کوئی احمدی نہیں دنیا مخالفت کرتی ہے تو کرتی رہے وہاں احمدی ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا) ابوظبی میں رہنے والے غرض مشرقِ وسطیٰ کے سارے ممالک میں رہنے والے احمدی قلم دوستی کی مجالس میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ پھر ایک منصوبہ کے ماتحت ان کی آپس میں دوستیاں قائم کی جائیں گی۔اس قسم کے قریبی اور دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے کی مثال ایک شاندار رنگ میں اور شاندار پیمانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتی ہے۔اب چونکہ امت محمدیہ دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اس صورت میں ان میں دوستانہ اور قریبی تعلقات پیدا کرنے کی ایک راہ یہ ہے کہ ان کی آپس میں قلم دوستی ہو۔اس کا اثر اس مثال سے واضح ہو جائے گا کہ فرض کریں سوئیٹزرلینڈ میں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ہمارے سوئس دوست جو پہلے عیسائی تھے یا دہریہ تھے وہ احمدی مسلمان بن گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے جماعت احمدیہ کے سپرد جو کام کیا ہے وہ اس میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں پس سوئیٹزرلینڈ میں گو ابھی ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اگر وہاں سے دس آدمی قلم دوستی کے لیے تیار ہوں اور ان میں سے دو ربوہ میں خط وکتابت کر رہے ہوں ایک نائیجیریا سے خط وکتابت کر رہا ہو۔ایک غانا سے خط وکتابت کر رہا ہو ایک سیرالیون سے خط وکتابت کر رہا ہو، ایک انڈونیشیا سے خط وکتابت کر رہا ہو، ایک شمالی امریکہ سے خط وکتابت کر رہا ہو، ایک انگلستان سے خط وکتابت کر رہا ہو اسی طرح اگر ملک ملک میں ایک دوسرے سے قلم کا تعلق قائم ہو جائے اور دوست آپس میں خط وکتابت کرنے لگیں تو اس باہمی اخوت سے خوشگوار تعلقات کو فروغ حاصل ہوگا۔ اب مثلاً سوئیٹزرلینڈ کے دس آدمی ہر پندرھویں دن یا ہر مہینے خط لکھیں گے اور ملک ملک سے ان کو جواب ملیں گے تو جب جمعہ اور اتوار کو یہ اکٹھے ہوں گے اور سر جوڑیں گے اور آپس میں باتیں کریں گے تو ایک کہے گا مجھے (ربوہ سے) میرے قلم دوست نے مثلاً مجھے یہ اطلاع بھیجی ہے کہ مشاورت اس اس طرح اختتام پذیر ہوئی ہے۔ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے اور نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے یہ یہ سکیمیں بنی ہیں اور یہ ہوا اور وہ ہوا۔ دوسرا کہے گا مجھے نائیجیریا سے میرے قلم دوست کا خط ملا ہے اس نے لکھا ہے کہ ہم نے یہاں اتنے اَور میڈیکل سنٹر بنا دیئے اور اتنے مزید سکول کھول لئے ہیں اور اتنے لوگ جو پہلے بُت پرست تھے اب توحید کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا پیارا کلمہ ان کی زبانوں پر جاری ہو گیا ہے اسی طرح ان میں سے ایک یہ کہے گا کہ مجھے امریکہ سے خط آیا ہے جس میں اس کے قلم دوست نے لکھا ہے کہ اس طرح ہم نے غلبۂ اسلام کے لئے گھنٹہ بھر رو رو کر دعائیں کیں یہاں تک کہ ہماری آنکھوں سے آنسو نہیں تھمتے تھے۔ ایک اور سوئس دوست کہے گا مجھے میرے قلم دوست نے انگلستان سے خط لکھا ہے کہ ہماری جماعت یہ یہ اچھا کام کر رہی ہے۔ پس اس طرح ہم تبلیغ کر رہے ہیں (انگلستان میں اکثر یوم التبلیغ منایا جاتا ہے) اور اس اس طرح تبلیغی وفود گئے اور کامیاب ہو کر واپس آئے۔

غرض سوئیٹزرلینڈ کے دس کے دس احباب جب اکٹھے مل کر بیٹھیں گے تو آپس میں تبادلۂ خیال کریں گے ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جو نظارے احمدی دیکھ رہے ہیں ان کے متعلق مختلف احباب کے تاثرات اکٹھے ہو جائیں گے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو علمی اور تبلیغی لحاظ سے حسین اور خوشکن اثر پیدا کرے گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر1973ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

### ریڈیو سٹیشن کے قیام کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”دوسری خواہش جو بڑے زور سے میرے دل میں پیدا کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ایک طاقتور ٹرانسمٹنگ اسٹیشن (TRANSMITTING STATION) دُنیا کے کسی ملک میں جماعت احمدیہ کا اپنا ہو۔اس ٹرانسمٹنگ اسٹیشن کو بہرحال مختلف مدارج میں سے گزرنا پڑے گا لیکن جب وہ اپنے انتہاء کو پہنچے تو اس وقت جتنا طاقتور رُوس کا شارٹ ویو اسٹیشن (SHART WAVE STATION) ہے جو ساری دُنیا میں اشتراکیت اور کمیونزم کا پرچار کر رہا ہے اس سے زیادہ طاقتور اسٹیشن وہ ہو جو خدا کے نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دُنیا میں پھیلانے والا ہو اور چوبیس گھنٹے اپنا یہ کام کر رہا ہو۔اس کے متعلق مَیں نے سوچا کہ امریکہ میں تو ہم آج بھی ایک ایسا اسٹیشن قائم کر سکتے ہیں وہاں کوئی پابندی نہیں ہے۔جس طرح آپ ریڈیو ریسیونگ سیٹ (RADIO RECEIVING SET) کا لائسنس لیتے ہیں اسی طرح آپ براڈ کاسٹ (BROAD CAST) کرنے کا لائسنس لے لیں وہ آپ کو ایک فری کوئنسی (FREQUENCY) دے دیں گے اور آپ وہاں سے براڈ کاسٹ کر سکتے ہیں لیکن امریکہ اتنا مہنگا ہے کہ ابتدائی سرمایہ بھی اس کے لئے زیادہ چاہئے اور اس پر روزمرّہ کا خرچ بھی بہت زیادہ ہوگا اور اِس وقت ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی اِس روحانی جماعت کی مالی حالت ایسی اچھی نہیں کہ ہم ایسا کر سکیں یعنی میدان تو کھلا ہے لیکن ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

دوسرے نمبر پر افریقہ کے ممالک ہیں نائیجیریا، غانا اور لائبیریا سے بعض دوست یہاں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے۔ غانا والوں سے تو مَیں نے اس کے متعلق بات نہیں کی لیکن باقی دونوں بھائیوں سے مَیں نے بات کی تو انہوں نے آپس میں یہ بات شروع کر دی کہ ہمارے ملک میں یہ لگنا چاہئے اور وہاں اجازت مل جائے گی جس کا مطلب یہ ہے کہ گو پتہ تو کوشش کرنے کے بعد ہی لگے گا کہ کہاں اس کی اجازت ملتی ہے لیکن ان ممالک میں سے کسی نہ کسی ملک میں اس کی اجازت مل جائے گی اور چونکہ ہماری طرح یہ ملک بھی غریب ہیں اِس لئے زیادہ خرچ کی ضرورت نہیں ہوگی شروع میں میرا خیال تھا کہ صرف پروگرام بنا کر اناؤنس کرنے والے ہی ہمیں دس پندرہ چاہئیں **پہلے مرحلے میں چاہئے کہ یورپ اور مشرقِ وسطی کی زبانوں میں پروگرام نشر کیا جاسکے۔ اِسی طرح عرب ممالک اور پھر ٹرکی، ایران، پاکستان اور ہندوستان سب اس کے احاطہ میں آ جائیں گے، انشاء اللہ۔**

جہاں تک پیسے کا سوال ہے میرے دماغ نے اس کے متعلق اِس لئے نہیں سوچا کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ اس کے لئے کتنے پیسے چاہئیں۔لیکن جہاں تک اِس بات کا سوال ہے کہ ”کتنے پیسے چاہئیں“ کے متعلق دریافت کیا جائے تو اس کے متعلق مَیں نے انتظام کر دیا ہے۔ جلسہ پر بعض دوست بیرونی ممالک سے آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوست کینیڈا سے آئے ہوئے تھے وہ وہاں ٹیلی ویژن میں کام کرتے ہیں مَیں نے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہاں جا کر فوری طور پر اس کے متعلق ضروری معلومات حاصل کریں۔

پاکستان میں اس اسٹیشن کی اجازت نہیں مل سکتی کیونکہ ہمارا قانون ایسا ہے کہ یہاں کسی پرائیویٹ ادارہ کو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت نہیں لیکن بعض ممالک ایسے ہیں جن میں اس پر کوئی قانونی پابندی نہیں جیسے امریکہ اور بعض ایسے ممالک ہیں جن میں گویا قانونی پابندی تو ہے لیکن اس کی اجازت آسانی اور سہولت کے ساتھ مل جاتی ہے جیسے مغربی افریقہ کے ممالک میں سے نائیجیریا، گیمبیا، غانا یا سیرالیون ہیں اُمید ہے کہ ان ممالک میں سے کسی ایک ملک میں ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت مل جائے گی۔

اِس وقت دُنیا کے دلوں کا کیا حال ہے اس کا علم نہ تو صحیح طور پر مجھے ہے اور نہ آپ کو ہے **لیکن میرے دل میں جو خواہش اور تڑپ پیدا کی گئی ہے اس سے مَیں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ اللہ کے علم غیب میں دُنیا کے دل کی یہ کیفیت ہے کہ اگر اللہ اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ان کے کانوں تک پہنچایا جائے تو وہ سُنیں گے اور غور کریں گے ورنہ یہ خواہش میرے دل میں پیدا ہی نہ کی جاتی۔** دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان جلدی پیدا کر دے۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ اسی سال کے اندر اندر یہ کام ہو جائے لیکن ہر چیز ایک وقت چاہتی ہے **بہرحال جب بھی خدا چاہے یہ کام جلد سے جلد ہو جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھیں کہ یہ کام ہو گیا ہے اور ہمارے کان چوبیس گھنٹے عربی میں اور انگریزی میں اور جرمن میں اور فرانسیسی میں اور اُردو وغیرہ وغیرہ میں اللہ اور اس کے رسول کی باتیں سُننے والے ہوں۔** گانا وغیرہ بدمزگی پیدا نہ کر رہا ہو اور اسی طرح کی اور فضولیات بھی بیچ میں نہ ہوں۔ ”علم“ اسلام کا ورثہ ہے کسی اور کا نہیں اس لئے علمی باتیں تو وہاں ہوں گی مثلاً ایگری کلچر (AGRICULTURE) زراعت کے متعلق ہم بولیں گے۔اسی طرح دوسرے علوم ہیں ان کے متعلق بھی ہم بولیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ تمام علوم سے خادمانہ کام لے سکے سارے علوم ہی ہمارے خادم ہیں۔ **آج کا فلسفہ بھی ہمارا خادم ہے۔ آج کی سائنس بھی ہماری خادم ہے۔ آج کی تاریخ کے اصول بھی ہمارے خادم ہیں۔** جب یہ غلطی کریں گے تو ہم ان کا

ہاتھ پکڑ لیں گے اور خادم سے یہی سلوک کیا جاتا ہے اور اس وقت وہ غلطی کر رہے ہیں اور ہمارا ہاتھ ان کی طرف نہیں بڑھ رہا حالانکہ ہمارا فرض تھا اور ہمارا حق بھی ہے کہ ہم ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور کہیں کہ اے ہمارے خادم یہ تو کیا کر رہا ہے (یعنی اس کی تصحیح کریں) بہرحال سب علوم ہمارے خادم ہیں اور ہم ان خادموں سے بھی خدمت لیں گے۔ اور اس طرح سب علوم کی باتیں آ جائیں گی فلسفہ کی غلطیاں بھی ہم نکالیں گے (ایگریکلچر AGRICULTURE) زراعت کے متعلق بھی ہم لوگوں کو کہیں گے کہ یہ یہ کام کرو تا دُنیا میں بھی خوشحالی تمہیں نصیب ہو۔

انشاء اللہ یہ کام تو ہم کریں گے لیکن گانے اور ڈرامے اور اس قسم کی دوسری جھوٹی باتیں وہاں نہیں ہوں گی اور اس طرح ایک ریڈیو دُنیا میں ایسا ہوگا جہاں اس قسم کی کوئی لغو بات نہیں ہوگی اور شاید بعض لوگ اس ریڈیو اسٹیشن کو هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4) کہنا شروع کر دیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ جنوری 1970)

**یہ عجیب بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ریڈیو کے بارہ میں اس خواہش کے مطابق ایم ٹی اے کا یورپ سے آغاز ہوا اور شروع میں ہی مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک کے لئے پروگرام لقاء مع العرب شروع ہوا۔ بعد ازاں 24 گھنٹوں کی عربی نشریات پر مشتمل علیحدہ چینل بھی کھل گیا۔**

## مسئلہ شرق اوسط اور عالمی جنگ کے امکانات

مسئلہ مشرق وسطیٰ کئی دہائیوں سے عالمی امن کے لئے خطرات کا موجب بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کی ابتداء سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامًا بتا دیا تھا اور حضرت خلیفہ ثانیؓ نے ان الہامات کی روشنی میں بارہا اپنے خطبات اور خطابات میں اس کی سنگینی کی طرف متنبہ فرمایا، اور خلیفہ ثالث رحمہ اللہ نے بھی احمدیوں کو بھی اور تمام عالم اسلامی اور عالمی برادری کو اس مسئلہ کے حل کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:

**"اس وقت ویسے تو دنیا کو بہت سے مسائل درپیش ہیں لیکن فوری طور پر عالمگیر نوعیت کے دو مسئلے بڑے واضح ہیں جن کی طرف آج کا انسان نوعِ انسانی کی حیثیت سے بھی اور انسانیت کا نچوڑ اور انسان کامل کا متّبع ہونے کے لحاظ سے بھی اجتماعی طور پر غور کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ مشرق وسطیٰ میں پیدا شدہ فساد کے حالات کو دور کرنے کی کوشش سے متعلق ہے۔**........... **بہرحال دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے یہ ایک بہت بڑا اور نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم احمدیوں کو یہ مسئلہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کیونکہ وہ جنگ جس کے متعلق حضرت** مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی گئی تھی اور جس سے یہ خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے (جیسا کہ بتایا گیا ہے) کہ خطہ ہائے ارض سے زندگی (صرف انسانی زندگی نہیں بلکہ ہر قسم کی زندگی) کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ لوگوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ قسم کے مہلک ہتھیار ایجاد کر رکھے ہیں۔ اس بھیانک جنگ کی (خدا اس سے محفوظ رکھے) اگر ابتدا ہوئی تو اس کی ابتدا انہی علاقوں سے ہوگی جہاں آجکل فساد پیدا ہو رہا ہے اور مسلمان علاقوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت شام کا جغرافیہ کچھ اور تھا اور آج کچھ اور ہے۔ چنانچہ پیشگوئیوں میں یہ بتایا گیا کہ ارضِ شام سے اس جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں یعنی شام سے اس جنگ کی ابتدا ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے جو دعاؤں، صدقات، اصلاحِ نفس اور توبہ واستغفار سے ٹل سکتی ہے۔ اگر انسان اسلام نہ بھی لائے لیکن اپنے دل میں ایک حد تک خشیّت اللہ پیدا کرے تب بھی اگر وہ اپنی فطرت کے تقاضوں کے مطابق عقل سے کام لے تو ان خطرات سے بچ سکتا ہے۔ اگر انسان نے اسلام کی روشنی حاصل نہ بھی کی ہو تب بھی فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم: 30) سے انسانی فطرت کی کوئی نہ کوئی جھلک اور دھندلی سی روشنی کام دے سکتی ہے اگرچہ وہ اتنی منور نہیں ہوتی، اس میں اتنی چمک نہیں ہوتی جتنی اسلام کے نور سے فطرت انسانی منور ہو کر دنیا میں روشنی پیدا کرتی ہے لیکن بہرحال انسانی فطرت کے اندر ایک دھندلی سی روشنی ضرور پائی جاتی ہے اس کے مطابق ہی اگر دنیا کام کرے اور خدا کی طرف رجوع کرے تب بھی لوگ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں اور ایٹمی جنگوں کی تباہی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس وقت انسان اپنے ہی ہاتھوں تباہی کے سامان پیدا کر رہا ہے اور ایک بین الاقوامی فساد کے خطرہ کا موجب بن رہا ہے"۔

(خطبہ جمعہ 21/ دسمبر 1973ء)

## قرآن کریم کی لغوی بلاغت کا اعجاز

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"**ایمان کا لفظ کبھی عربی زبان میں اقرار باللسان** کے معنوں میں بھی آتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اسلامی محاورہ میں، کیونکہ عربی زبان پر قرآن کریم کی زبان کا بڑا اثر ہوا ہے گو وہ پہلے بھی بڑی اچھی اور بہترین زبان تھی لیکن قرآن کریم کی وحی کی عربی نے عربی زبان پر بڑا اثر کیا ہے۔ یہاں تک کہ **ایک دفعہ جب ہم مصر میں** ٹھہرے ہوئے تھے۔ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ایک نوجوان ہمسفر ہر بات میں قرآن کریم کی آیات کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا استعمال کرتا تھا۔ چنانچہ میری طبیعت پر یہ اثر تھا کہ یہ نوجوان قرآن کریم سے بڑی محبت رکھتا ہے اِس لئے اسے قرآن کریم ازبر ہے۔ خیر ہم باتیں کرتے رہے۔ کوئی گھنٹے دو گھنٹے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ عیسائی ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ تم عیسائی ہو مگر قرآنِ کریم کی آیات کے فقرے کے فقرے استعمال کرتے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ مَیں عیسائی تو ہوں لیکن قرآنِ کریم کی عربی سے ہم بچ نہیں سکتے۔ یہ ہمارے ذہنوں اور زبان پر بڑا اثر کرتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ نومبر 1971ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ احمدیت کے واقعات کے تذکرہ کے بعد ہم اگلی قسط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ احمدیت کے واقعات کا ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ۔

**(باقی آئندہ)**

❀❀❀❀❀❀

بقیہ: لیلۃ القدر کی عظمت وبرکت
از صفحہ نمبر 13

صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ استعارے کی زبان ہے۔ اس کی بنیاد کوئی کشفی نظارہ ہوگا!

اسی طرح کُتّے سے مراد نفس کا کُتّا ہو سکتا ہے۔ رمضان شروع ہوتے ہی روز بروز اس کُتّے کی آواز کمزور اور نحیف ہوتی جاتی ہے۔ اور آخری عشرے میں تو بالکل "بیٹھ" جاتی ہے۔ یعنی یہ صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قرب و جوار کے شیطان صفت انسانوں کی طرف سے جذباتِ نفس کے شرور بھی ماحول کے زیرِ اثر دم توڑ جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں شیطان کے پابہ زنجیر ہونے سے اس پہلو کی تائید ہوتی ہے۔ یہ آوازِ سگاں بھی ایک استعارہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

جانوروں کی اپنی دُنیا ہے۔ انسان نے چوپاؤں، پرندوں حتّٰی کہ کیڑوں مکوڑوں پر بھی تحقیق کی ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ انسان نے ان جانداروں کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا ہے۔ کبھی کبھار کُتّے رات کے وقت روتے ہیں۔ پاکستان اور افریقہ میں مجھے بھی کُتّوں کی ایسی آوازیں سُننے کا اتفاق ہوا ہے۔ امریکہ میں بہت کم۔ ممکن ہے یہ کُتّے بھوک سے روتے ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ کُتّے ارد گرد لعنت برستے دیکھ کر گھبرا کر رونے لگتے ہیں۔ اسی طرح گھوڑوں کے بارے میں مشہور ہے کہ بسا اوقات قبرستانوں کے قریب سے گزرتے وقت وہ ڈر کر اچانک دوڑنے لگتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اُنہیں مُردوں کو دیئے جانے والے عذاب کا احساس ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ سب کچھ توہّمات ہوں یا خلقِ خدا کو تلقینِ عمل کرنے کیلئے کسی بزرگ کے کشفی مُشاہدات ہوں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قصے کہانیوں کی شکل اختیار کر گئے ہوں۔ اگر ان معلومات میں کوئی صداقت ہے تو پھر یہ ممکن ہے کہ جانور بھی لیلۃُ القدر کے خاص اُلوہی لمحوں کی تاثیرات کو محسوس کر کے مبہوت ہو جاتے ہیں!۔

## لیلۃُ القدر کیلئے ایک مبارک دُعا

رمضان المبارک اور قبولیتِ دُعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے بلکہ رمضان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دُعا کو اپنی ذاتِ بے ہمتا کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے اور سورۃ البقرۃ کی اس آیت (187) کے الفاظ سے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ متلاشیانِ حق کو گویا چیلنج دیا جا رہا ہے کہ دُعا کرنے کا حق ادا کرو، پھر دیکھو میں کس طرح تمہاری دُعائیں قبول کر کے اپنے سمیع و بصیر اور قادر و قیوم ہونے کا ثبوت دیتا ہوں۔ انگریزی محاورے کے مطابق گویا کہا جا رہا ہے کہ

"Ball is in your court"

آخری عشرے میں انسان روحانی بلند پروازی میں محو ہوتا ہے۔ ایک لحاظ سے لیلۃ القدر ان بلندیوں کی معراج ہے۔ قبولیتِ دُعا کے نتیجے میں عبودیت کے محبوب کے حسین رنگ میں رنگے جانے کی منزل کا نام ہے!

ایک مرتبہ محرم رازِ رُوحانیت، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دُعا مانگوں۔ حضور نے معلّمہءِ اُمّت جنابِ عائشہؓ کو درجِ ذیل دُعا تعلیم فرمائی:

**اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ**

اے اللہ تُو بہت عفو و درگزر کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو بہت پسند فرماتا ہے، مجھے بھی بخش دے۔

ذرا اس دُعا کے الفاظ پر غور فرمائیے۔ ان سے حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر یہ روشنی پڑتی ہے کہ قبولیتِ دُعا کی اُس یقینی گھڑی میں سب سے زیادہ کس شَے کو اہمیت دیتے ہیں؟ حضرت نبی کریم ﷺ تو "دعاؤں کے پیغمبر" تھے۔ حضورؐ نے ہر موقع و محل، ہر ضرورت، ہر مشکل، ہر حاجت، ہر حالت، ہر کیفیت کیلئے دعا سکھائی ہے۔ ایسی دعاؤں کی تعداد 200 سے زائد ہے۔ اربابِ سِیَر نے لکھا ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) کی دُعا حضورؐ کو بہت پسند تھی۔ مگر آپ نے لیلۃ القدر کے مبارک لمحات کیلئے حضرت عائشہؓ کو ایک ایسی دعا سکھائی جس میں دُنیا کی کوئی مادّی چیز موجود نہیں۔ چادرِ مغفرت میں ڈھانپے جانے کی دُعا تعلیم کی اور وہ بھی اُس ہستی کو جس کی معصومیت، صداقت اور عظمتِ کردار کی گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی متعدّد آیات نازل فرمائیں۔

مندرجہ بالا دُعا میں مالی فراخی، آسائش، صحت و عافیت، جاہ و جلال، آل اولاد، عمر دراز، حکومت و اقتدار وغیرہ کچھ نہیں مانگا گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی گرانقدر نعمتیں اور نوازشیں ہیں مگر ہیں تو عارضی۔ یہ سب کی سب زوال پذیر آسائشیں اور سہولتیں ہیں۔ وہ دولت جو اُخروی نجات کی دائمی نعمت کی خلعتِ فاخرہ ہے، ربّانی عفو و درگزر ہی ہے جو لیلۃ القدر کی دُعا کا مرکزی نکتہ ہے۔

مبارک ہے وہ وجود جسے اللہ تعالیٰ کے اس مہینے کا شایانِ شان استقبال کرنے کی توفیق ملے۔ مبارک وہ جسے اس محترم مہمان کو کامل عزت و احترام کے ساتھ کاشانۂ جان میں مقیم کرنے کی سعادت نصیب ہو، مبارک وہ جسے تینوں عشروں کی برکتوں کو سمیٹنے کا موقع ملے۔ مبارک وہ جسے اعتکاف کا شرف حاصل ہو اور رمضان کی مہمانی کرتے کرتے وہ خود اللہ کے گھر کا مہمان بن جائے۔ مبارک وہ جسے لیلۃ القدر میں اُلوہی لمحوں میں وصال کی لذّت عطا ہو۔

**(بشکریہ احمدیہ گزٹ۔ امریکہ)**

❀❀❀❀❀❀❀

## ذکر الٰہی کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ذکر الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف ہی سے ملتا ہے حضرت زکریا نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج یہی بتایا ہے کہ تم ذکر الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔

حدیث شریف میں ذکر ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خادمہ مانگی آپؐ نے فرمایا ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰه ، اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور اَللّٰهُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو اور سوتی دفعہ بھی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

(الحکم 30 ستمبر 1903ء صفحہ 4)

# خطبہ جمعہ

## نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔

(برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے جلد بعد ہی جرمنی کے جلسہ کا انعقاد اور اب رمضان کے بابرکت ایام ایک خاص روحانی ماحول کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تاکید)

**بیلجیئم اور جرمنی کے سفر کے دوران جماعت کی مقبولیت اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان۔**

**بیلجیئم میں مسجد کے لئے جگہ کی تلاش کے لئے ہدایت۔**

جلسہ سالانہ جرمنی کے تمام کارکنان و کارکنات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

تمام کارکنان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے اوپر جو بھی افسر خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر ہوگا ہم نے اس کی ہر طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسے مکمل تعاون دینا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم نے اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے ہیں اور یہ باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہم نے اپنے کام دنیاداروں کی طرح کسی خاص شخصیت کے کہنے یا اس کے تعلق کی وجہ سے نہیں کرنے بلکہ خلیفۂ وقت کے اشارے پر چلتے ہوئے اپنے تمام ترفرائض سرانجام دینے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ پہلی فیز (Phase) میں ہم یورپ کے ہر ملک میں جہاں مسجدیں نہیں ہیں آئندہ پانچ چھ سالوں میں کم از کم ایک مسجد بنالیں۔ پھر انشاء اللہ جب ایک مسجد بن جائے گی تو ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔

**پاکستان اور ان تمام ممالک کے احمدیوں کے لئے جہاں احمدیت کی مخالفت ہے رمضان میں خصوصی دعاؤں کی تحریک۔**

رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21/اگست 2009ء بمطابق 21 ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہی مَیں جرمنی کے سفر سے واپس پہنچا ہوں۔ اس سال رمضان کی جلد آمد کی وجہ سے جرمنی کا جلسہ پہلے منعقد کرنا پڑا۔ یوکے (UK) کے جلسے کی مصروفیات کے ساتھ ہی جرمنی کی مصروفیات بھی شروع ہو گئیں۔ یوکے (UK) کے جلسہ پر باہر سے آئے ہوئے وفود جن کی اکثریت افریقن ممالک کے وفود پر مشتمل ہوتی ہے اور جن میں غیر از جماعت اور مختلف حکومتوں کے عہدیدار ہوتے ہیں، ممبر آف پارلیمنٹ ہوتے ہیں، وزراء ہوتے ہیں، ان وفود سے جلسہ کے بعد ملاقات اور میٹنگز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر باہر سے آئے ہوئے مبلغین اور نمائندوں سے بھی ایک میٹنگ اور پھر احمدی احباب جو پاکستان ہندوستان یا دنیا کے کسی بھی ملک سے آئے ہوئے ہوتے ہیں ان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس طرح میرا جلسہ تو اس حوالے سے کئی دن چلتا رہتا ہے اور اس سال جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ جرمنی کا جلسہ جلد منعقد کرنا پڑا اس لئے سفر کے دن تک ہی مصروفیت رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جلسہ اور اس کے بعد کی مصروفیات اور پھر جرمنی کا جلسہ اور وہاں کی مصروفیات کا سارا وقت اللہ تعالیٰ نے آرام سے، خیریت سے گزارا اور کسی بھی قسم کا کوئی احساس نہیں ہوا کہ یہ ایک بوجھ ہے۔ اس پر مَیں خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ بہرحال یہ تو مَیں نے اپنا مختصر حال بتایا۔

جو دوسرے احمدی ہیں ان کو بھی اس سال جلسہ کا جو تسلسل ہے وہ نظر آیا۔ انہیں بھی یہ لگا کہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) کا جو اثر ہے وہ لمبا چلتا چلا جا رہا ہے اور پھر اس کے ساتھ جرمنی کا جلسہ سالانہ مل گیا۔

ایک لکھنے والے دوست نے مجھے لکھا کہ جرمنی کے جلسے کو دیکھنے اور سننے کا بڑا مزا آ رہا ہے اور اس طرح گھر میں ہم سب لوگ وہی جو لنگر کے کھانے ہوتے ہیں وہ پکا کر اور جلسہ کا سماں پیدا کر کے بیٹھے جلسہ سن رہے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یوکے کا جلسہ ابھی ختم ہی نہیں ہوا اور ابھی تک برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا ہی تسلسل چل رہا ہے اور گھر میں وہی روحانی ماحول ابھی تک قائم ہے۔

ہر ایک جو جلسہ دیکھنے کا مشتاق ہے اس کا جلسہ سے فائدہ اٹھانا اصل چیز ہے اور یہ تسلسل جاری رہنا چاہئے اور اگر یہ تسلسل نہیں تو پھر جلسوں کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ مومن کی زندگی کا مقصد

خداتعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، عبادات اور اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسوں کے انعقاد کا بھی یہ مقصد تھا کہ ہر سال جمع ہو کر اپنی سوچوں اور خیالات کو اس نہج پر چلانے کی تربیت لیں اور سارا سال پھر اس روحانی ماحول کے فیض کی جگالی کرتے رہیں یہاں تک کہ اگلا جلسہ آ جائے اور پھر روحانیت میں ترقی کی طرف مزید قدم بڑھیں۔

پس یاد رکھیں کہ صرف یوکے اور جرمنی کے جلسے قریب قریب ہونے کی وجہ سے تسلسل کا مزا نہیں لینا بلکہ اس تسلسل کو اگلے جلسے تک قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور جب یہ حالت پیدا ہو گئی تو سمجھ لیں کہ ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے کی طرف عبادتوں کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے بھی ہمیں توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب الطہارۃ۔ باب الصلوٰت الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ)

پس نیکیوں کی طرف توجہ اور ان میں تسلسل اور ان کی آمد کا انتظار ایک مومن کو دوسرے سے ممتاز کرتا ہے۔ غیر مومن سے ممتاز کرتا ہے۔ انسان کبائر سے یا گناہوں سے تبھی بچ سکتا ہے جب نیکیوں کو قائم رکھنے کا ایک تسلسل ہو اور ایک خواہش ہو۔ پس نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اب انشاء اللہ تعالیٰ دو دن بعد یعنی پرسوں اتوار سے اس تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔ جلسے کے روحانی ماحول کو تو ہم نے روحانی مائدے کے ساتھ ساتھ مادی غذا سے بھی لطف اندوز ہوتے ہوئے گزارا۔ رمضان کے ان بابرکت ایام میں ہم نے جسمانی مادی غذا میں کمی کرتے ہوئے صرف روحانی ترقیات کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اسے گزارنا ہے۔ ایک خاص توجہ اور کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھانا ہے انشاء اللہ۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم رمضان کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا اجراء فرما کر ہمارے لئے ایک زائد ٹریننگ کیمپ مہیا فرما دیا۔ ایک ایسا روحانی ماحول مہیا فرما دیا جس میں ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ایک علمی، دینی اور روحانی ماحول میسر کیا جاتا ہے جس میں جہاں ہم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اپنے جائزے لیتے ہیں اور لینے چاہئیں۔ جلسوں کے فوراً بعد ہی مخلصین کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ جلسہ ہمارے لئے بے انتہا علمی دینی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنا ہے۔ جب احمدی اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف دیکھیں تو ایک حقیقی احمدی خوفزدہ ہو جاتا ہے اور پھر بڑے درد کے ساتھ دعا کے لئے کہتے ہیں کہ دعا کریں یہ توجہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو اور نیک نیتی سے ہم اس پر دوام حاصل کرنے والے ہوں۔ پس یہ بھی جماعت احمدیہ کی ایک خوبصورتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی جماعت میں پیدا فرمایا ہے۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ اپنی جماعت کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''غور سے دیکھا جاوے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی'' (یعنی اخلاص اور وفا اور روحانیت میں ترقی مراد ہے) ''ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے''۔ (ملفوظات جلد 5صفحہ 536)

پس یہ انتہا کا حسن ظن ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا ہے۔ ایک حقیقی احمدی کو ہلا دینے والی بات ہے۔ یہ ایک انتہائی خوف کی حالت پیدا کرنے والی چیز ہے۔ اگر ہم ان فقرات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے جائزے لیتے رہیں تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ ہم اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔

دوسرا فائدہ جو ان جلسوں سے ہوتا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل جو خداتعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے اس کو دیکھ اور سن کر پھر خداتعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ پھرتی ہے۔ ایک احمدی کا سَر اِن فضلوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر اپنے فضل برساتا رہے اور ہمیشہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے شکرگزار بننے والے بندے کہلائیں۔

جن جلسوں میں مَیں شامل ہوتا ہوں، عموماً جلسوں کے بعد مَیں ان کا ذکر بھی کیا کرتا ہوں اور اس حوالے سے خداتعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ کارکنان اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کارکنان کی بھی خواہش اور توقع ہوتی ہے کہ ان کا کچھ ذکر ہو۔ اس لئے آج مَیں جرمنی کے جلسے کے حوالے سے بھی کچھ ذکر کروں گا۔ ایک بات یہاں واضح کر دوں کہ ہمارے کارکنان اس لئے اپنے ذکر کی توقع اور خواہش نہیں رکھتے کہ صرف ان کی تعریف ہو۔ یہ لوگ تو بے نفس ہو کر خداتعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنے والے ہیں اور جس جوش اور جذبے سے کام کرتے ہیں وہ کوئی دنیاوی اظہار کے لئے، دنیاوی بدلے کے لئے نہیں کر سکتا۔

اس لئے اگر ان کارکنان کے بارہ میں یہ سوچا جائے تو یہ ان پر بڑی سخت بدظنی ہوگی کہ شاید وہ اپنی تعریف کروانے کے لئے ذکر سننا چاہتے ہیں۔ پس یہ خیال بالکل غلط ہے کہ کارکنان صرف اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں۔ ان کو ان کے نقائص اور کمزوریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ اصلاح ہو۔ بلکہ ہمارے کارکنان تو خود اپنی کمزوریوں کو ایک لال کتاب میں لکھتے ہیں جو جلسہ کے لئے رکھی گئی ہے تاکہ آئندہ کے لئے یہ غلطی دوہرائی نہ جائے اور یہی مومن کا طرہ امتیاز ہے، ایک خاص شان ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتا ہے۔ جماعت کے افراد کا اور خلافت کا جو تعلق ہے اس تعلق کی وجہ سے ان کی خواہش ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کے خیالات ان تک پہنچیں۔ اگر خوشنودی کے الفاظ ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لائیں اور اگر کسی قسم کی کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے، توجہ دلائی گئی ہے تو تب بھی اس بات پر خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خداتعالیٰ نے انہیں خلافت جیسی نعمت عطا فرمائی ہے جو خالصتاً ہمدردی کے جذبے کے تحت اور مومن ہونے کے ناطے افراد جماعت کے نیکی کی خاطر اٹھنے والے قدموں کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور معیاروں کو اونچے سے اونچا تر کرنے کے لئے جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کی نشاندہی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت کے تعلق اور رشتے کو مضبوط تر کرتا چلا جائے۔

جرمنی جماعت کے کارکنان اور کارکنات جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اب اتنے میچیور (Mature) اور بالغ ہو چکے ہیں کہ ان ڈیوٹیوں کے اکثر میدانوں میں کوشش کر کے کوئی معمولی نقص نکالے تو نکالے ورنہ عموماً بہت اچھا کام ہوتا ہے اور اس میں بھی نقص نکالنے والے کی نیک نیتی اور اصلاح کم ہوگی اور اعتراض زیادہ ہوگا۔ سو فیصد تو کہیں بھی پرفیکشن (Perfection) نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسانی طاقت کے اندر جو بہترین کام ہو سکتا ہے وہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں باوجود اس کے کہ اس کام کے کرنے کی کوئی باقاعدہ ٹریننگ نہیں لی ہوتی جیسا کہ مَیں نے UK کے کارکنان کے بارے میں بھی کہا تھا۔ مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں، مختلف پیشوں کے لوگ ہوتے ہیں اور مختلف کام ان کے سپرد کئے جاتے ہیں جو بڑے احسن طریق پر سرانجام دیتے ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اس کام کے سرانجام دینے کے لئے صرف کر دیتے ہیں۔ کارکنان کے کام کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے اور جلسہ میں شامل ہونے والوں اور دیکھنے والوں کو بھی ان کارکنان کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ بے نفس ہو کر کام کرتے ہیں۔ وہ کام کر رہے ہوتے ہیں جس میں کوئی مہارت حاصل نہیں کی ہوتی لیکن اس کے باوجود بڑی بڑی غلطیاں نہیں ہوتیں بلکہ معمولی کمیاں رہتی ہیں اور اس سال تو جرمنی والوں نے خاص طور پر بہت محنت کی ہے۔ کارکنان نے بہت تھوڑے وقت میں جلسہ کے جملہ تمام انتظامات کو مکمل کیا ہے۔ جرمنی کے افسر صاحب جلسہ سالانہ بتا رہے تھے کہ جلسہ سے پہلے مارکیاں وغیرہ بھی وہ خود کھڑی کرتے ہیں اس کے لئے اور دوسرے کاموں کے لئے جو وقارعمل ہوتے ہیں اس میں اگر وہ جماعت کو کہتے تھے کہ اڑھائی یا تین سو افراد کی ضرورت ہے تو ہمیشہ روزانہ جو وقارعمل کرنے والے آتے تھے وہ چالیس پچاس زائد آ رہے ہوتے تھے۔ اور دنیا میں ہر جگہ خدمت کا جذبہ لئے ہوئے احمدیوں کی یہ خوبصورتی ہے کہ جب بھی کسی جماعتی کام کے لئے بلاؤ تو دوڑے چلے آتے ہیں۔ پس اس جذبہ کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

اس سال جلسہ سالانہ جرمنی سے چند دن پہلے مَیں نے بعض وجوہات کی بنا پر اوپر کی انتظامیہ میں تبدیلی کی تھی لیکن انتظامات کو دیکھ کر کوئی احساس نہیں ہوتا تھا کہ افسر جلسہ سالانہ بدلا گیا ہے تو اس وجہ سے کہیں بھی کام کے دھارے میں کوئی روک پیدا ہوئی ہے یا کہیں کام اٹکا ہوا ہے یا رکا ہوا ہے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ میں یا اس سے پہلے سالوں میں جن کمزوریوں کی بھی نشاندہی کی گئی، یا کارکنان نے خود کمیاں محسوس کیں انہیں بڑی خوبصورتی سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی۔ یوکے کے جلسہ سالانہ میں جو اچھائیاں انہیں نظر آئیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے فائدہ بھی اٹھایا۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ اگر کہیں اچھائی دیکھے تو اسے اختیار کرنے کی کوشش کرے نہ کہ حسد کے جذبے سے اس میں کیڑے نکالے اور صرف اپنے کام کو ہی دنیاداروں کی طرح سراہتا رہے اور اچھا سمجھتا رہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ چاہے انفرادی طور پر ہو یا جماعتی طور پر ہو جب بھی رشک اور سبق سیکھنے کی بجائے حسد کا جذبہ ہوگا وہ بے برکت ہوگا۔ مومن ہمیشہ ایک دوسرے کا مددگار ہوتا ہے اور اس سے سبق لیتا ہے۔ ان کے کاموں سے سبق لیتا ہے۔ اچھائی دیکھ کر اس کی تعریف کرتا ہے اس کو اپناتا ہے۔ اگر کوئی کمی دیکھے تو اس کی پردہ پوشی کرنے والا ہوتا ہے۔

اسی طرح UK کے جلسہ کے بعد جو مَیں نے کہا تھا کہ جرمنی والے اس طرف توجہ دیں۔ مَیں نے انتظامات میں مزید بہتری کے لئے، خاص طور پر رہائشی خیموں کی حفاظت کے تعلق میں بعض ہدایات دی تھیں، ان پر بھی انہوں نے پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال ہر شعبہ میں کارکنان اور کارکنات نے جن میں ایک تعداد بالکل نوعمر نوجوانوں کی اور بچوں اور بچیوں کی ہوتی ہے، یہاں بھی اور وہاں بھی اور

دنیا میں ہر جگہ، ان سب نے بھرپور طور پر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور تمام کارکنان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے اوپر جو بھی افسر خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر ہوگا ہم نے اس کی ہر طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسے مکمل تعاون دینا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم نے اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے ہیں اور یہ باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہم نے اپنے کام دنیاداروں کی طرح کسی خاص شخصیت کے کہنے یا اس کے تعلق کی وجہ سے نہیں کرنے بلکہ خلیفۂ وقت کے اشارے پر چلتے ہوئے اپنے تمام تر فرائض سرانجام دینے ہیں۔ پس مَیں ایک بار پھر جلسہ سالانہ جرمنی میں کام کرنے والے تمام کارکنان مرد و عورت کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بچیوں بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس طرح ایم ٹی اے جرمنی کے کارکنان نے جلسے کی کوریج اور متفرق پروگرام دکھانے اور بنانے کے لئے بھی بڑی محنت سے کام کیا ہے اور لندن سے جو ہمارے ایم ٹی اے مرکزیہ کے کارکنان کی ٹیم گئی ہوئی تھی ان سے بھی پورا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزا دے۔

ہر سال مَیں جرمنی کے کچھ لڑکوں کے ایک کام کا ذکر کرتا ہوں جو کسی ایک علیحدہ شعبے کے تحت تو نہیں ہوتے، لنگر کے نظام کے تحت ہی وہ کام ہے لیکن اس میں تین بھائی بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔ یہ ہے دیگ دھونے کی مشین جوان بھائیوں نے خود ایجاد کی ہے۔ اس سال بھی انہوں نے اس میں مزید بہتری پیدا کی ہے۔ اسے امپروو (Improve) کیا ہے اور اسے مکمل آٹومیٹک (Automatic) بنا دیا ہے۔ اس کے اندر سارا کمپیوٹرائزڈ نظام ہے جو دیگ کو مشین کے اندر لے جاتا ہے، دھوتا ہے اور جب صاف ہو جائے تو اٹھا کے باہر پھینک دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو بھی جزا دے اور ان کے ذہنوں کو مزید جلا بخشے۔ اس دفعہ انہوں نے مقامی طور پر دو انجینئر یا ٹیکنیشن یا مکینکس بھی ساتھ لگائے تھے۔ ایک شاید بوزنیا کا اور ایک جرمنی کا تھا۔ بہرحال ان سب نے بڑا اچھا کام کیا۔

دوسرے یہ کہ میرے دورے کے بعد جو احباب ہیں وہ عموماً سفر کے حالات اور جلسہ کے بعض واقعات جو ایم ٹی اے پر دکھائے اور سنائے نہیں جاتے انہیں بھی سننے کی خواہش رکھتے ہیں، مجھے خطوط میں ذکر کرتے رہتے ہیں۔ تو یہ سفر تو جیسا کہ ہم جانتے ہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں بلکہ جلسے میں شامل ہونے والے ہر شخص کا سفر ہی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ برکتوں کے حصول کے لئے تین دن رات ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سفر کرنے والوں کو بشارت بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بشارت اس کی خوشنودی اور اس کے انعامات کا ملنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ صرف منہ سے دعویٰ نہ ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر سفر کرنے والے ہیں بلکہ بعض خصوصیات کا بھی اظہار ہونا چاہئے۔

سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلتَّـآئِبُوْنَ الْـعٰبِدُوْنَ الْـحٰـمِدُوْنَ السَّـآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰـجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبۃ:112) یعنی جو لوگ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، خدا کی حمد کرنے والے ہیں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے مومنوں کو تُو بشارت دے۔ پس ان تمام باتوں کا پیدا ہونا جن کا ذکر کیا گیا، عبادت کرنے والے ہوں، خدا کی حمد کرنے والے ہوں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے، اس کے حضور جھکنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بشارت سے نوازا ہے۔

بہرحال مَیں ذکر کر رہا تھا کہ لوگ سفر کے حالات سننے کے شائق ہوتے ہیں۔ اس لئے مختصراً اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے سفر میں خدا تعالیٰ برکت بھی بہت ڈالتا ہے بشرطیکہ وہ تمام لوازمات بھی پورے کئے جا رہے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور مَیں نے آپ کو بتایا ہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر ایک رات ہم بیلجیئم مشن ہاؤس میں بھی ٹھہرے تھے۔ وہاں باقاعدہ مسجد تو نہیں ہے کیونکہ لوکل کونسل اس کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن دو چھوٹے چھوٹے ہال ہیں جو مشن ہاؤس کے ساتھ ہی مردوں اور عورتوں کے لئے نمازوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ سنٹر برسلز کے قریب ایک قصبے میں ہے جس کا نام دلبیک (Dilbeek) ہے۔ وہاں کے میئر بھی اس دفعہ وقت لے کر مجھے ملنے آئے ہوئے تھے۔ ان سے کافی دیر تک مختلف موضوعات پر گفتگو چلتی رہی۔ مَیں نے جب مسجد کا ذکر چھیڑا تو کہنے لگے مَیں ذاتی طور پر تو اجازت کے حق میں ہوں لیکن مقامی لوگ اور کونسل کے بہت سے اراکین جو ہیں، باوجود اس کے کہ وہ جماعت کو برا نہیں سمجھتے۔ جماعت کے جو فنکشن وغیرہ ہوتے ہیں ان پر بھی آتے ہیں اور بلکہ جہاں بڑے پیمانے پر جماعتی فنکشنز ہوتے ہیں اور کافی ڈسٹربنس (disturbance) بھی ہوتی ہے، ٹریفک بھی ہوتا ہے، لوگ بھی آتے ہیں، نعرے بھی لگتے ہیں اس پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن وہ لوگ مسجد بنانے کے مخالف ہیں۔ ان کو رام کرنے میں، ان کو منانے میں کچھ عرصہ لگے گا۔ بہرحال ہمارے لئے تو اب وہاں مزید انتظار مشکل ہے۔

اس لئے مَیں نے وہاں کی جماعت کو یہ ہدایت دی ہے کہ برسلز شہر میں مسجد کے لئے جگہ تلاش کریں تاکہ ہم بیلجیئم میں جلد ہی پہلی مسجد تعمیر کر سکیں۔ انشاء اللہ۔ اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد وہاں مسجد کی تعمیر کی صورتحال پیدا بھی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو بھی پورا فرمائے کہ جو پہلی فیز (Phase) ہے اس میں ہم یورپ کے ہر ملک میں جہاں مسجدیں نہیں ہیں آئندہ پانچ چھ سالوں میں کم از کم ایک مسجد بنا لیں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ جب ایک مسجد بن جائے گی تو ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔

بیلجیئم کی مسجد کے لئے ان کی MP نے بھی جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جن کی اب ٹرم ختم ہونے والی ہے انہوں نے مدد کی حامی بھری ہے۔ یہ جلسے پر یہاں بھی آئی تھیں اور سٹیج سے انہوں نے مختصر سا اپنا پیغام بھی دیا تھا اور جماعت سے بہت متاثر ہیں بلکہ میرے بیلجیئم پہنچنے سے پہلے مشن ہاؤس میں موجود تھیں کہ مَیں استقبال کرنے والے لوگوں میں شامل ہوں گی اور کافی دیر تک کھڑی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اس لحاظ سے بھی سینہ کھولے کہ وہ احمدیت قبول کرنے کی طرف بھی قدم بڑھائیں۔ ان ممبر پارلیمنٹ خاتون سے ملاقات تھی۔ انہوں نے وہاں آئے ہوئے مراکن اور الجیرین جو ہیں ان میں تبلیغ کے لئے اور جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے بعض مشورے بھی دیئے اور ان کے مشورے بڑے اچھے تھے۔ لگتا ہے دل سے تو احمدی ہو چکی ہیں، صرف اظہار کرتے ہوئے ان کو ابھی خوف ہے۔

بیلجیئم میں ایک انڈونیشین نژاد مرد اور بیلجیئم کی ان کی اہلیہ ہیں اور اسی طرح ایک نو احمدی مراکن اور اس کی ایک غیر احمدی کزن تھیں وہ اور کچھ افریقن لوگ آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں سے بھی تربیتی اور تبلیغی موضوعات پہ باتیں ہوتی رہیں۔ یہ انڈونیشین دوست جن کا میں نے ذکر کیا ہے گزشتہ کئی دہائیوں سے بیلجیئم میں رہ رہے ہیں اور وہیں کہیں انہوں نے شادی کی لیکن ان کو خدا پر ایمان نہیں تھا۔ یہ دونوں میاں بیوی جلسہ یوکے (UK) پر بھی تشریف لائے تھے اور آنے سے چند دن پہلے یعنی یوکے جلسے سے چند دن پہلے احمدی ہوئے تھے۔ جلسہ پر جب یہاں آئے تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ مَیں تو خدا کے وجود کا قائل نہیں تھا اور یہ سمجھتا تھا کوئی خدا نہیں ہے لیکن جماعت کا لٹریچر پڑھ کر اور جو مبلغ ہیں ان سے باتیں کر کے مَیں خدا کے وجود کا قائل ہوا اور جب مَیں خدا کے وجود کا قائل ہو گیا تو اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ مَیں احمدی بھی ہو جاتا۔ مراکن لڑکی جو احمدی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے والدین کی طرف سے مختلف اعتراضات اٹھائے۔ جو پرانے اعتراضات یہ جماعت پر ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال ایک گھنٹے کے قریب کافی لمبی یہ مجلس چلتی رہی۔ وہاں سے باہر نکلا ہوں تو افریقن اور بیلجین نو احمدی اور وہ لوگ جو احمدیت کے قریب ہیں اور دوستوں میں سے ہیں وہ بھی باہر کھڑے تھے ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک نوجوان جنہوں نے اپنا تعارف کرایا۔ بیلجیئن تھے۔ جو ایک سال ہوا ڈاکٹر بنے ہیں۔ ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ جب ان سے تعارف ہوا تو ہمارے مبلغ اور امیر صاحب کہنے لگے کہ یہ احمدیت کے بڑے قریب ہیں لیکن ابھی بیعت نہیں کی۔ ابھی مربی صاحب بات کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے فوراً جواب دیا کہ UK کے جلسے پر جو عالمی بیعت ہوئی ہے اور جلسہ کا پروگرام میں نے دیکھا ہے مَیں نے تو اس وقت ہی بیعت کر لی تھی۔ تو مربی صاحب اور امیر صاحب کو نہیں پتا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے کہ خود لوگوں کو بھیجتا ہے۔ یہ ہے نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ کا نظارہ۔ بہرحال وہاں نمازوں کے بعد انہوں نے دستی بیعت بھی کی۔ اس کا اظہار کیا کہ دستی بیعت کروں گا۔

جرمنی کے جلسہ کے کارکنوں کے حوالے سے تو مَیں نے باتیں کی ہیں۔ جرمنی کا جلسہ سب نے دیکھا ہے۔ ایم ٹی اے نے دنیا کو دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب جلسہ تھا۔ حاضری بھی 32 ہزار سے اوپر تھی۔ اور گزشتہ جلسہ کے برابر تھی۔ امیر صاحب کا بھی خیال تھا اور میرا بھی خیال تھا کہ گزشتہ سال سے شاید 6-7 ہزار حاضری کم ہو کیونکہ گزشتہ سال جوبلی کا جلسہ تھا۔ لیکن جلدی جلسہ کرنے کا ایک یہ فائدہ بھی ہوا کہ سکولوں کی چھٹیاں تھیں اس لئے لوگ آئے اور اصل چیز تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنا فضل فرماتا ہے تو ہمارے اندازے جو ہیں وہ دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرپور تھے۔ سب نے تقریریں سنیں۔ مقررین کے خطابات سے علمی اور روحانی فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اُسے صرف حظّ اٹھانے تک ہی محدود نہ کریں بلکہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے دلوں میں پاکیزگی پیدا کریں۔ جلسے کو ہمیں صرف علمی اور ذوقی حظ کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے اور نہ ہی ہم وقتی روحانی فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ بلکہ جیسا کہ مَیں نے سورۃ توبہ کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم وہ تمام خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ عبادت کرنے والے بھی ہوں۔ سجدہ کرنے والے بھی ہوں اور رکوع کرنے والے بھی ہوں۔ نیکیوں کا حکم دینے والے بھی ہوں۔ برائیوں سے روکنے والے اور رکنے والے بھی ہوں۔ اور ہوں گے ہم اس وقت جب خود اپنے آپ میں یہ ساری تبدیلیاں پیدا کریں گے۔ تب ہی ہم برائیوں سے روکنے والے یہ سب کام کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ کی خاص باتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اس سال مشرقی یورپ کے ممالک میں سے دس ممالک سے جلسہ جرمنی پر نمائندگی ہوئی ہے۔ ان میں سے بلغاریہ ہے، ہنگری ہے، رومانیہ ہے، مالٹا ہے، آئس لینڈ ہے، البانیہ، بوزنیا، میسیڈ ونیا، کسووو، لیتھوینیا۔ ان ملکوں نے اس دفعہ وہاں حاضر ہو کر جلسہ کے پروگرام سنے اور ان میں سے کچھ تعداد تو احمدیوں کی تھی اور بہت سے غیر مسلم یا غیر احمدی مسلمان تھے۔ ان وفود سے ہفتہ کی شام کو ایک مشترکہ میٹنگ امیر صاحب نے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن پھر مَیں نے محسوس کیا کہ فائدہ تبھی ہو گا جب علیحدہ علیحدہ یعنی ہر گروپ سے ہر ملک سے علیحدہ علیحدہ ملاقات ہو اور وہاں کے حالات کے مطابق ان سے باتیں ہوں۔ چنانچہ جلسہ ختم ہونے کے اگلے روز ان وفود سے علیحدہ ملاقات ہوئی۔ جس میں مَیں نے ان کے تاثرات پوچھے۔ ہر ایک نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ جلسہ کا جو انتظام تھا عجیب حیرت انگیز تھا۔ ہر ایک نے جو احمدی نہیں تھے اس بات کا اظہار کیا کہ اب ہم نے جماعت کو قریب سے دیکھ لیا ہے۔ جلسے کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اب ہم اپنے رابطے جماعت سے مزید مضبوط کریں گے اور اس بات پر بھی بلا استثناء سب کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا آسان نہیں ہے۔ لیکن ابھی کیونکہ یہ دنیادار ہیں اس لئے علم نہیں کہ مجمع کو خدا کی خاطر شامل ہونے والا خود سنبھالتا ہے۔ والنٹیئر اور کارکن تو کم کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر شامل ہونے والا کیونکہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے آتا ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو خود سنبھال رہا ہوتا ہے۔ اس لئے کسی پولیس فورس کی یا کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اور ہر جلسہ پر ہمیشہ یہاں بھی، وہاں بھی، دنیا میں ہر جگہ پر جو غیر شامل ہوتا ہے اس کا یہی اظہار کرتا ہے۔ ہر ایک نے یہ کہا کہ امن اور پیار کا ماحول بھی عجیب تھا۔ یہ ہم نے تو کہیں نہیں دیکھا۔ ہر ایک لگتا تھا کہ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ رہا ہے۔ پھر یہ بھی ان کے لئے حیرت انگیز بات تھی کہ اتنے بڑے مجمع کو کھانا کھلانا اور بڑے آرام سے کھلانا اور ایسٹ یورپ میں تو ویسے بھی ڈسپلن اتنا نہیں ہے ان کے لئے تو بہت بڑی بات تھی۔ پھر ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ تو ان کے لئے بالکل ہی انوکھی بات تھی۔ پس یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص کرتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس خصوصیت کو بھی قائم رکھیں اور یاد رکھیں۔ بعض دفعہ جہاں بڑی بڑی دلیلیں کام نہیں کرتیں عملی نمونے جو ہیں اپنا کام دکھا جاتے ہیں۔

بلغاریہ سے نوّے (90) افراد کا وفد باوجود اس کے کہ وہاں جماعت کی مخالفت ہے اور جو سرکاری مفتی ہے جماعت کا بڑا سخت مخالف ہے اور اس مفتی کی وجہ سے ہماری جماعت پر بڑی پابندیاں بھی لگائی گئی ہیں۔ اس کے باوجود اتنے لوگ شامل ہوئے۔ اتنی تعداد میں لوگوں کا آنا جس میں سے نصف احمدی اور باقی غیر از جماعت دوست تھے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پھر لوگ ان کی پابندیوں کی وجہ سے حقیقت جاننا چاہتے ہیں۔ یہ پابندیاں بھی تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ مخالفت کی وجہ سے عیسائیوں کو بھی توجہ پیدا ہوئی ہے اور بہت سے عیسائی بھی وہاں آئے تھے۔ ایک باپ بیٹی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ہم نے علیحدہ بھی ملنا ہے۔ تو باپ نے پھر مجھے بتایا کہ گزشتہ سال مَیں یہاں آیا تھا اور اپنے بیٹے کے ساتھ آیا تھا اور میرا بیٹا وہاں پولیس میں ملازم تھا۔ جلسہ پر آنے کی وجہ سے واپس جاتے ہی اس کے خلاف چارج شیٹ لگ گئی۔ محکمانہ کارروائی کی گئی اور اس کو پولیس سے فارغ کر دیا گیا۔ مَیں نے کہا مقدمہ کر کے اپنا حق لیں لیکن قانون تو وہاں بھی اس طرح قائم نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا وہ بھی ملنے کی امید نہیں ہے۔ اس پر صرف یہ الزام تھا کہ جرمنی میں احمدیوں کا جلسہ ہوا وہاں کیوں گئے؟ ضرور تم میں کچھ نہ کچھ بغاوت کا عنصر ہے۔ جو لڑکے کا باپ تھا مَیں نے ان سے کہا کہ اپنے بیٹے سے کہیں کہ احتیاط کریں۔ ہمارے لئے اپنے آپ کو اتنی مشکل میں نہ ڈالیں۔ اس پر اس شخص نے جواب دیا کہ میرا بیٹا کہتا ہے کہ مجھے تو ان میں سچائی نظر آتی ہے اور یہ مظلوم بھی ہیں۔ اس لئے مَیں ہمیشہ انہی کا ساتھ دوں گا۔ چاہے میری نوکری جائے یا مجھے کوئی اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، مجھے تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ باتیں کون ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا۔ احمدیت کے یہ لوگ بڑے قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کا سینہ بھی کھولے۔ اس دفعہ جو بیٹی ان کے ساتھ آئی تھیں پڑھی لکھی ہیں۔ ہمارے بعض لٹریچر اور کتب کے اقتباسات کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ ان کا جماعت کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اس وقت مبلغین تو وہاں ہیں نہیں صرف ایک پاکستانی فیملی ہے اور اس فیملی نے ساری جماعت کو وہاں سنبھالا ہوا ہے۔ کافی بڑی تعداد میں جماعت ہو گئی ہے۔ یہ عیسائی خاتون جن کا مَیں نے ذکر کیا ان کا اس وجہ سے بھی اٹھنا بیٹھنا ہے کہ جماعت کے لٹریچر کا یہ ترجمہ کرتی ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے اُردو بھی سیکھ لی ہے۔ مَیں جب اس خاتون کے والد سے مربی صاحب کے ذریعہ باتیں کر رہا تھا تو یہ لڑکی اپنا سر ہلاتی جاتی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ اس کو سمجھ آ رہی ہے۔ مَیں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا ہاں مَیں نے کافی حد تک اُردو سیکھ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بھی سینہ کھولے اور احمدیت کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس خاتون کے اُردو بولنے سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ جو ابھی بیعت میں شامل بھی نہیں ہوئے وہ تو قریب آنے کے لئے اُردو سیکھ رہے ہیں اور وہ جن کے ماں باپ کی یہ زبان ہے وہ اسے بھول رہے ہیں تو یہ بعد میں آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر آپ کی زبان میں پڑھ کر کہیں پُرانوں سے آگے نہ نکل جائیں۔

ان وفود میں بعض اخباری نمائندے بھی تھے جنہوں نے اپنے ملکی اخباروں میں جلسہ کی خبریں مع تصویروں کے شائع کرائی ہیں اور اس حوالے سے بھی جو جلسہ ہے وہ تبلیغ کا ذریعہ بن گیا اور جماعت کے تعارف کا ذریعہ بن گیا۔ ان اخباری نمائندوں کو مَیں نے جماعت کا تعارف اور جو ہم انسانیت کے لئے خدمت کر رہے ہیں اس کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ ان کو توجہ دلائی کہ انسانی قدروں کی پہچان ہونی چاہئے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس حوالے سے اخبارات میں کالم لکھتے رہیں گے۔

جلسہ کے بعد جرمن احمدی مردوں اور عورتوں سے بھی علیحدہ علیحدہ وفود کی صورت میں ملاقات ہوئی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والی وہ خواتین جو قریب تھیں ان میں سے دو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ ایک ان میں سے جرمن تھیں اور ایک مصری نژاد تھیں۔ مصری خاتون کے میاں بھی مصری تھے۔ وہ بڑے عرصے سے یہاں آباد ہیں۔ انہوں نے بیعت کی۔ جرمن خاتون جنہوں نے بیعت کی وہ تو جذبات سے اس قدر مغلوب تھیں کہ جب مَیں نے ان سے کچھ سوال کئے، تاثرات بیان کرنے کو کہا تو جذبات کی وجہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے، بار بار رو پڑتی تھیں۔ اور یہ کیفیت بناوٹ کی وجہ سے پیدا نہیں ہو سکتی۔

بعض نئی احمدی خواتین نے اس بات پر بھی بے چینی کا اظہار کیا کہ ہم بعض دکانوں میں کام کرتی ہیں، پہلے ہی کر رہی تھیں جہاں سؤر اور شراب کا کام بھی ہوتا ہے۔ ہم کوشش کر رہی ہیں کہ اس کام کو جلد چھوڑ دیں یعنی ان دکانوں کو جلد چھوڑ دیں۔ براہ راست تو یہ کام نہیں کرتیں لیکن بے چینی سے اس بات کا اظہار کر رہی تھیں کہ ہم سے اس وجہ سے چندہ نہیں لیا جاتا۔ تو مَیں نے ان کو بتایا کہ اگر تم براہ راست شراب پلانے یا رکھنے یا سنبھالنے کا کام نہیں کر رہی یا سؤر کا کام نہیں کر رہی تو پھر تو کوئی پابندی نہیں۔ لیکن اگر کسی بھی اس قسم کے کام میں ملوث ہو تو بہرحال چندہ نہیں لیا جائے گا۔ یہ عذر تمہارے لئے تو جائز ہے کہ اپنا پیٹ پالنا ہے لیکن جماعت کے لئے نہیں۔

پھر جب جرمنی اور یورپ کے مرد احمدیوں کی باری آئی تو ان میں سے بھی بہت سارے ہیں جو جماعت کے بہت قریب ہیں وہ بھی ان میں شامل ہوئے۔ مردوں میں سے ایک جرمن اور ایک ہنگری کے آئے ہوئے دوست جلسہ کی کارروائی دیکھ کر جماعت میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے وہیں اس مجلس میں پھر دستی بیعت بھی کی اور ان کی یہ بیعت جذباتی کیفیت میں تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی بتایا ہے کہ غیر قوموں میں تبلیغ کے راستے تلاش کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جلسہ کی کارروائی دیکھ اور سن کر جلسہ کی برکت سے اور نیک اثر قائم ہونے کی وجہ سے، نیک نمونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پھل بھی عطا فرماتا ہے۔

یہاں ایک وضاحت یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ یوکے پر مَیں نے نئے شامل ہونے والے ملکوں میں لیتھوینیا کا نام بھی لیا تھا جس پر مجھے یہ بات پہنچی کہ یہ مُلک تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت میں شامل ہو گیا تھا اور دوبارہ تعداد بڑھانے کے لئے شاید نام لیا گیا ہے۔ ملکوں کی تعداد جو مَیں نے 193 بتائی ہے اس کو شامل کر کے بھی تعداد اتنی ہی بنتی ہے۔ اس بارہ میں ایک وضاحت یہ بھی کر دوں کہ 1992ء میں یہاں جماعت کا نفوذ ہوا تھا۔ چند لوگوں نے بیعت کی تھی۔ وہاں مشن بھی کھولا گیا تھا۔ مبلغین سلسلہ کو بھی بھجوایا گیا تھا۔ اس دوران وہاں جماعتی حالات خراب ہو گئے اور جو چند احمدی ہوئے تھے انہوں نے تاتاری مخالفین کے ساتھ مل کر جماعت کی مخالفت شروع کر دی اور معاندانہ رویہ رکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔ ان حالات میں اپریل 1994ء میں وہاں سے مبلغ کو بھی فوراً نکالنا پڑا۔ تو 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر لیتھوینیا کو ان ممالک کی لسٹ سے نکال دیا گیا جہاں جماعت قائم کی گئی تھی۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کا اعلان فرمایا تھا کہ مَیں اس کو نکالتا ہوں۔ جرمنی کے سپرد یہ ملک کیا گیا تھا۔ اب 14 سال کے بعد اس ملک میں نئے سرے سے احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ایک مخلص خاتون جماعت میں شامل ہوئی ہے۔ شادی بھی پاکستانی سے ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں رابطے مزید بڑھ رہے ہیں اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت وہاں ترقی کرتی چلی جائے گی۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر کامیاب رہا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دو دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے۔ اس روحانی ہلچل کے تسلسل کو قائم رکھیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ تقویٰ میں بڑھنے اور دعاؤں کی قبولیت کا یہ خاص موقع انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ملنے والا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری روحانی ترقی کے سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ ہمیں پاک صاف کر دے، ہمارے اندر کی تبدیلیوں کو جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں ایک خاص ماحول کی وجہ سے مستقل رہنے والی تبدیلیاں بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جڑ یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی

ہیں"۔(دنیاوی ضرورتوں کے لئے اور حاجتوں کے متعلق ہوتی ہیں۔)" وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔ وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 617)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی اس رمضان میں دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ رمضان میں مخالفت بھی زوروں پر ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے رمضان کی نیکی یہی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کرو اور ان کو تنگ کرو اور انہیں نقصان پہنچاؤ۔ جہاں جہاں اور جس ملک میں بھی احمدیت کی مخالفت ہے وہاں ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ رمضان جماعت کے لئے بے شمار برکتیں اور فضل لے کر آئے اور ہم اس سے صحیح رنگ میں استفادہ پانے والے ہوں۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

## خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت

# مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

## اگبو (IGBO) ترجمہ قرآن کریم

اگبو (IGBO) زبان نائیجیریا کی تین بڑی زبانوں میں سے ایک ہے۔ مشرقی نائیجیریا میں بولی جاتی ہے۔ اس زبان کے بولنے والے 99.5 فیصد عیسائی ہیں۔ اگبو زبان میں ترجمہ قرآن 1982ء میں شروع ہوا اور 1988ء میں مکمل ہوا۔ یہ ترجمہ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن سے کیا گیا ہے۔ نائیجیریا میں اگبو زبان میں یہی سب سے پہلا قرآن شریف کا ترجمہ تھا۔ اس ترجمہ کے سلسلہ میں مکرم شکیل احمد منیر صاحب کو مترجمین کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خاص طور پر توفیق اور سعادت حاصل ہوئی۔

1988ء میں پہلا ایڈیشن UK سے شائع کیا گیا اور جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اس کے اخراجات برداشت کئے۔

Owerri نمائش کے دوران قرآن شریف بھی نمائش میں لایا گیا اور مسلمان اور عیسائی دونوں دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ لوگوں نے اس کام کو بہت سراہا اور انہوں نے کہا یہ کام صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔ عیسائیوں نے تو یہاں تک کہا کہ ہم سمجھتے تھے کہ قرآن شریف کو صرف مسلمان چھو سکتے ہیں لیکن اب تو قرآن ہماری زبان میں شائع ہو گیا ہے۔ Owerri ان شہروں میں سے ایک ہے جہاں کی آبادی صرف IGBO پر مشتمل ہے۔

ترجمہ کرنے والی ٹیم میں درج ذیل احباب نے حصہ لیا۔

(1) مکرم عیسیٰ علی صاحب مرحوم (Ali Issa)
(2) مکرم علی اونوحا صاحب (Alli Onoha)
(3) مسٹر مازی جے او گوجی (Mazi J.U.Ugoji) لیکچرار Ngalaba Igba College of Education Owerri پروف ریڈنگ بھی مکرم مازی جے یو او گوجی صاحب نے کی۔

✿✿✿✿✿✿

## یوروبا (YUROBA) ترجمہ قرآن کریم

یوروبا زبان نائیجیریا کے جنوبی علاقہ کے علاوہ ہمسایہ افریقن ممالک میں بھی بولی جاتی ہے اور یہیں سے احمدیت کا آغاز ہوا۔ لیگوس اور ابادان جیسے بڑے شہر اسی علاقہ میں ہیں اور انہی علاقوں میں احمدیت کثرت سے پھیلی ہے۔ جیسے جیسے احمدیت یوروبا علاقہ میں پھیلتی گئی اس چیز کی ضرورت محسوس کی گئی کہ باقی لٹریچر کے ساتھ قرآن شریف کا بھی یوروبا ترجمہ کیا جائے۔

چنانچہ 1957ء میں امیر و مشنری انچارج نائیجیریا مکرم نسیم سیفی صاحب (مرحوم) نے قرآن شریف کے یوروبا ترجمہ کا کام الحاجی ایچ۔ او سینالو مرحوم (Al Haji H.Oasyaolu) کے سپرد کیا۔ سب سے پہلے پارہ اوّل کا ترجمہ کیا گیا اور 1976ء میں قرآن شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اس وقت سے چار مرتبہ یوروبا زبان میں یہ شائع ہو چکا ہے اور پانچواں ایڈیشن بھی اشاعت کے لئے تیار ہے۔

پہلے پارہ کی پروف ریڈنگ Alhaji M.B.A Amin اور Alhaji.H.O Sanyaolu نے کی۔

یوروبا ترجمہ کے لئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ترجمہ قرآن کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ جماعت نائیجیریا نے اس کی طباعت کے اخراجات برداشت کئے۔ لیکن 1976ء میں جب پہلی دفعہ جماعت کا یوروبا ترجمہ شائع ہوا اس سے قبل سعودی عرب کی مدد سے ایک ترجمہ یوروبا زبان میں مارکیٹ میں آچکا تھا۔

غیر احمدیوں نے بھی اس چیز کا اعتراف کیا ہے کہ زبان کی فصاحت اور علمیّت کے لحاظ سے جماعت کے ترجمہ قرآن کا کوئی جواب نہیں۔ اس لئے جب بھی یوروبا قرآن چھپتا ہے بہت جلدی ختم ہو جاتا ہے۔

یوروبا زبان میں پہلے ترجمہ اور اس کی پروف ریڈنگ درج ذیل احباب نے کی۔

1.AlHaji Muhammad Baithu Balogun Ameer(Late) Chairman
2.Muallim Jalil Bada
3.Alhaji Abdul Raheem Oluwa
4.Alfa M.Tola Kareem 5.Alhaji Rufai Busari
6.Alhaji Ganiyu Rufai
7.Alfa Ganiyu Atanda
8.Imam Lasis Yusuf
9.Alfa Jimoh Akano

اور اس ترجمہ کی نظر ثانی کرنے والی ٹیم میں

1. Alhaji Muhammad Badihu Ameen Chairman (now late)
2. M. Tola Kareem,
3. Alhaji Ali Yusuf
4. Taoheed Shoboyede
5. Lukman Shoretire
6. Solih Okutirin
7. Abdul Ghaniyi Badmus Obey,
8. Alhaji A.G. Ahmad,
9. A.G. Salahuddin,
10. Sarafadin Alabi,
11. Alhaji, T.A. Akinade,
12. M.T.A. Adeleke
13. Mrs. Nurullah Adegbite
14. Muhammad Qasim Oyekola
15. Saeed Bolarinwa
16. Sherif Ajumobi
17. Mutiu Sanni,
18. Nafiu Abdus-Salaam
19. Haafiz Abdul Ghani Shobambi

شامل ہیں۔

یہ ترجمہ مختلف ممالک میں شائع ہوا۔ پہلے پارہ کا پہلا یوروبا ترجمہ IFE-OLU Printing Works لیگوس میں 1957ء میں شائع ہوا۔

پورے قرآن کا پہلا ایڈیشن Ibadan University Press ابادان سے 1976ء میں شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن Higlin Off-set Printing company Hong Kong سے 1978ء میں شائع ہوا۔ تیسرا ایڈیشن UK سے 1990ء میں Alden Press Ltd سے شائع ہوا۔

چوتھا ایڈیشن رقیم انٹرنیشنل پریس لمیٹڈ لیگوس سے 1990ء میں شائع ہوا۔ اور اب پانچواں ایڈیشن طباعت کے لئے تیاری کے مراحل میں ہے۔

✿✿✿✿✿✿

## ہاؤسا (HAUSA) ترجمہ قرآن کریم

افریقہ میں عربی اور سواحیلی کے بعد سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہاؤسا ہے۔ شمالی نائیجیریا کے علاوہ کچھ اور پڑوسی مغربی افریقہ کے ممالک میں بھی یہ زبان بولی جاتی ہے۔ اس زبان کے بولنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے۔

قرآن شریف کے ہاؤسا زبان میں ترجمہ کی تحریک 1980ء کی دہائی میں مکرم مولانا محمد اجمل شاہد صاحب امیر و مشنری انچارج نائیجیریا کے وقت میں ہوئی۔

ترجمہ معلم عیسیٰ ابراہیم سابق وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نے کیا۔ اور پروف ریڈنگ ایک کمیٹی نے کی جس کے صدر مکرم الحاجی محمد محمود بیشائیو صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا تھے۔ اس کمیٹی کے ممبران میں الحاجی انوا محمد صاحب، الحاجی ایس۔ اے اِنا گی صاحب، الحاجی عبداللہ ابا صاحب، معلم جمیل ابوبکر صاحب شامل ہیں۔

اس ترجمہ کی بنیاد حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے ترجمہ پر ہے۔ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ اسلام آباد ٹلفورڈ UK نے 1992ء میں شائع کیا۔ لیکن اعلیٰ معیار کی پیپٹنگ اور پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے مارکیٹ میں نہیں لایا گیا۔ احمدیہ جماعت نائیجیریا نے اس کے اخراجات برداشت کئے لیکن پروفیسر منیر رشید صاحب احمدو بیلو یونیورسٹی اور ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب احمدیہ ہاسپٹل اپاپا نے بھی عطیہ دیا۔

ہمارے ترجمہ سے پہلے دو ہاؤسا ترجمے موجود تھے۔ ایک سعودی عرب نے کروایا تھا جس میں فصیح ہاؤسا زبان استعمال نہیں کی گئی تھی۔

ترجمہ پر نظر ثانی اور نئے ایڈیشن کی تیاری کے سلسلہ میں حسب ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی نے کام کیا

(1) الحاجی محمد محمود بیشائیو صاحب۔ امیر جماعت نائیجیریا (صدر کمیٹی) (2) برادر ایم۔ اے۔ آر سلامی صاحب۔
(3) الحاجی ایس۔ اے اِنا گی صاحب (4) برادر ایم۔ اے داؤد صاحب (5) معلم ابراہیم ابا صاحب۔
(6) معلم ہارون بن یعقوب صاحب۔

اس وقت وکالت اشاعت ربوہ میں عربی متن اور ہاؤسا ترجمہ کی پیپٹنگ کا کام ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ ایڈیشن ہر لحاظ سے زیادہ بہتر اور خوبصورت ہوگا۔

✿✿✿✿✿✿


MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

## 13/اگست 2009ء بروز جمعرات:

آج حضور انور کے سفر کا چوتھا دن تھا۔ آج بھی حضور انور نے 5 بج کر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرۃ کے آخری رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کی آیات 191 تا 195 کی تلاوت فرمائی۔

2:10 پر حضور انور نے نماز ظہر وعصر بیت السبوح میں پڑھائیں۔ چونکہ کل مورخہ 14/08 بروز جمعہ منہائم میں جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اس لئے اگلے تین روز میں حضور انور کا قیام من ہائم میں ہی ہوگا۔ چنانچہ حضور انور شام چھ بج کر بیس منٹ پر منہائم جانے کے لئے رہائش گاہ سے تشریف لائے۔ اس وقت ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی اور لجنات ترانے گا رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور قافلہ منہائم کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں بارش شروع ہو گئی۔ سات بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور کا قافلہ منہائم پہنچا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ سے اندر جانے سے بہت پہلے ہی سڑک پر خدام ڈیوٹیاں دیتے نظر آئے اور جس کی نظر بھی اپنے پیارے امام پر پڑی اس نے فرط جذبات سے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ جب حضور انور کی گاڑی احاطہ جلسہ میں حضور انور کی رہائش گاہ کے سامنے رکی تو وہاں موجود مکرم عبدالرحمان صاحب مبشر (افسر جلسہ سالانہ)، مولانا حیدر علی ظفر صاحب (افسر جلسہ گاہ) اور مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔

### جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

حضور انور نے سات بج کر پینتالیس منٹ پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع فرمایا۔ سب سے پہلے سڑک کے کنارے قطار میں کھڑے نائبین افسر جلسہ سالانہ اور ان کے ساتھ مختلف شعبوں میں وقف عارضی کرنے والے کارکنان سے معائنہ کا آغاز ہوا۔ جوں ہی کارکنان کی نظر اپنے پیارے آقا پر پڑی تو پر جوش نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ حضور انور نے باری باری سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جہاں جہاں سے حضور انور گزرتے گئے کارکنان باآواز بلند السلام علیکم اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اپنے پیارے آقا سے بے پناہ محبت کا اظہار کرتے رہے ایک کارکن نے ہاتھ کے انگوٹھے پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں کیا ہوا ہے؟ کارکن نے عرض کی کہ کام کرتے ہوئے تھوڑی لگ گئی تھی۔ حضور انور کی مسیحائی نظر پڑنے پر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے مسیحا کی ایک ہی نظر نے تمام تکلیف دور کر دی ہے۔

اس موقع پر زون Road Gao کے 9 خدام 3 اطفال پر مشتمل جو قافلہ 100 کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے من ہائم پہنچا تھا کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا اور سفر کی تفصیلات دریافت فرمائیں۔ حضور انور کے استفسار پر بتایا گیا کہ یہ سفر 27 گھنٹے میں طے کیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور شعبہ استقبال کے دفتر سے ہوتے ہوئے MTA کے شعبہ میں تشریف لائے۔ راستے کی دونوں اطراف کھڑے کارکنان مسلسل پر جوش نعرے لگا رہے تھے۔ اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے یہاں کارکنان بڑی ترتیب کے ساتھ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ سب سے پہلے حضور انور نے وہاں پکی ہوئی روٹی اور دال کی دیگ کا معائنہ فرمایا۔ پلیٹ میں دال ڈلوائی اور روٹی کا ایک نوالہ لے کر چکھا جسے حضور نے پسند فرمایا۔ پھر آلو گوشت کی دیگ کی طرف گئے۔ پلیٹ میں سالن ڈلوا کر کارکن کو فرمایا کہ بوٹی کو ہاتھ سے توڑیں۔ نہ ٹوٹنے پر فرمایا کہ یہ بوڑھے تو نہیں کھا سکیں گے۔ نیز فرمایا کہ گوشت میں چربی زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد حضور انور نے وہاں رکھے گئے خوبصورت کیک کو اپنے دست مبارک سے کاٹا اور چکھا۔ اور حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ یہ ہمارے اپنے احمدی کارکن نے خود تیار کیا ہے۔ اس کے بعد لنگر خانہ کے کارکنان کے پاس تشریف لے گئے۔ یہاں بھی کارکنان نے پر جوش نعرے لگائے۔ حضور انور نے لنگر خانہ کی گیس کے متعلق افسر صاحب جلسہ سالانہ سے دریافت فرمایا۔ تو افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ یہاں تین ٹینک رکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور شعبہ Maintenance سے ہوتے ہوئے سٹور کے معائنہ کے دوران فرمایا کہ یہ کافی جگہ ہے۔ کیا یہاں کھانے کی ہی چیزیں ہیں یا باقی چیزوں کا بھی یہ سٹور ہے؟ جس پر بتایا گیا کہ یہ سب چیزوں کا ہی سٹور ہے۔ اس کے بعد حضور انور بازار کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ہر اسٹال کے سامنے اس کا مالک اور کارکن اپنی اپنی اشیاء کے نمونے لے کر کھڑے تھے۔ حضور انور نے ہر ایک کے پاس باری باری جا کر ان کی بنائی ہوئی مصنوعات کا معائنہ فرمایا اور ہر ایک کی خواہش کے مطابق ان میں سے کچھ نہ کچھ چکھا۔ ان چیزوں میں فالودہ، تکے کباب، جلیبیاں وغیرہ شامل تھیں۔ اس کے بعد حضور انور رہائش گاہوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں حضور انور کی نظر ایک بچے پر پڑی اور رک کر فرمایا کہ تم تو لندن میں بھی پھر رہے تھے۔ یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس پر بچے نے کہا کہ جلسے پر آیا ہوں۔ حضور نے احاطہ رہائش میں لگے خیموں کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور بعض خیموں کے Size اور Capacity کے بارے میں سوالات کئے۔ حضور انور جس کے بھی خیمے کے پاس جا کر معائنہ فرماتے تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا اور تسلی کی کہ کیا ان کے اندر پانی تو نہیں آ جائے گا؟ معائنہ کے دوران حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو نشان دہی کروائی کہ اس رہائش گاہ کی باؤنڈری نظر نہیں آ رہی اور آپ نے اس کو سڑک کے ساتھ ملا دیا ہے۔ رہائش گاہ کے دو بلاک تھے ایک ربوہ بلاک اور دوسرا قادیان بلاک۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ہر بلاک پر ایک ایک مبلغ کو نگران مقرر کیا گیا ہے جو یہاں موجود رہا کریں گے۔ حضور انور نے پوچھا کہ مبلغ اکیلے رہیں گے یا اپنی Families کے ساتھ۔ جس پر بتایا گیا کہ مبلغ Families والے ہیں اور Family کے ساتھ ہی رہیں گے۔ اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مختلف شعبہ جات بالخصوص بک اسٹال، سمعی و بصری، ہیومنٹی فرسٹ، بازار، رشتہ ناطہ، MTA اور دیگر شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ خصوصاً بک اسٹال میں تفسیر صغیر، شرائط بیعت اور پوپ کے سوالات کے بارے میں استفسار فرمایا کہ کیا یہ کتابیں موجود ہیں؟ نیز سمعی و بصری میں بچوں کے لئے قاری عاشق حسین صاحب کی ترتیل القرآن کیسٹس رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور جب لجنہ کے لئے لگائے جانے والے بازار کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو مختلف اسٹال کی مالکات نے اپنی اپنی تیار کردہ کھانے کی اشیاء حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔ از راہ شفقت حضور انور نے تھوڑا تھوڑا چکھ کر پیش کی جانے والی اشیاء کو متبرک فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے جہاں حضور انور نے خاص طور پر شعبہ ترجمانی کے انتظامات کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہاں تمام ناظمین اور کارکنان شعبہ وار لائینیں بنا کر کھڑے تھے۔ ہر شعبہ کا ناظم اور اس کے پیچھے اس شعبے کے کارکنان کھڑے تھے۔ کل 83 شعبہ جات تھے۔ حضور انور نے ہر شعبہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا اور انفرادی طور پر شعبوں کے بارے میں معلومات لے کر ضروری ہدایات سے نوازا۔ حضور انور جب ناظم بجلی کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ آپ کی ٹانگ کو کیا ہوا ہے؟ تو اس نے پوری تفصیل بیان کی جسے حضور انور نے بڑی توجہ سے سنا اور دعا سے نوازا۔ جس سے اس کے چہرے پر خوشی اور سکون کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے۔

### کارکنان سے خطاب

معائنہ کے بعد حضور انور اسٹیج پر تشریف لائے۔ تعوذ اور تشہد کے بعد تمام کارکنان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

آج آپ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اس سال کے جو شاید 34 واں جلسہ سالانہ ہے کی ڈیوٹیوں کی انسپکشن کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ناظمین سے ملاقات ہوئی۔ جہاں تک شعبہ کی ڈیوٹی کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں آپ لوگ کافی ماہر ہو گئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے اب نئی نوجوان نسل جو ہے وہ بھی بڑے جوش اور جذبے سے بلکہ اطفال الاحمدیہ بھی بڑے جوش سے تمام تر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر ڈیوٹی دینے والا کارکن اپنے پر یہ فرض کر لے کہ ایک تو اس نے ہر وقت مسکراتے رہنا ہے۔ چہرے پر مسکراہٹ ہونی چاہیے۔ جو بھی جہاں بھی ڈیوٹی دے رہا ہے۔ ایک دوسرے سے بات کرنی ہے تو مسکرا کر کرنی ہے۔ چاہے وہ آپ کے آپس کے ڈیوٹی دینے والے کارکنان ہوں، مہمان ہوں یا کوئی بھی۔ اگر کوئی کسی بھی قسم کی تلخی کا اظہار کرے تو دوسری طرف سے کسی بھی کارکن کے چہرے پر اس کا ردعمل نہیں آنا چاہئے۔ بلکہ آپ کا اظہار مسکراہٹ میں ہونا چاہیے۔ ہاں اپنے افسر بالا کو، شعبہ کو یا امیر صاحب کو بتا سکتے ہیں کہ فلاں نے اس قسم کی زیادتی کی ہے لیکن آپ نے خاموشی سے مسکرا کر بات سنی ہے۔ اور یہ بتا کر آپ نے وہاں سے چلے جانا ہے۔

دوسری بات سلام کو اتنا رواج دیں کہ ہر آنے والا مہمان بھی خود بخود ایک دوسرے کو سلام کہنے لگ جائے۔ اور ہر ایک کو اس کی عادت پڑ جائے۔ آپس میں بھی سلام کریں ایک دوسرے کے ساتھ، اور ہر مہمان کو دیکھ کر چہرے سے جانتے ہیں یا نہیں آپ سلام کریں۔ تیسری بات کہ صفائی کا عمومی معیار تو یہاں اچھا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اگر کارکن کہیں گند پڑا ہوا دیکھے، کپ پڑا ہوا دیکھیں، ڈسپوزیبل پلیٹیں تو اسے فوراً اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔ سب سے اہم بات کہ جلسے کے دوران ڈیوٹیوں میں خاموشی سے ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ اور وقت پر نمازیں بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جن کی ڈیوٹی ایسی ہے کہ نماز وقت پر ادا نہیں کر سکتے وہ بعد میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔ ان کے جو بھی انچارج یا ناظم ہیں وہ ذمہ دار ہیں کہ نمازیں ادا کروائیں۔ اگر کوئی کارکن، کوئی معاون چاہے وہ جتنا بھی کام کرنے والا ہے، بہت اچھا کام کرنے والا ہے اگر وہ نمازوں میں سستی دکھا رہا ہے تو اس کے کام میں برکت نہیں پڑ سکتی اور ایسے کارکن کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔ اس لئے اس بات کو خاص طور پر نوٹ کرلیں کہ نمازوں کی سستی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ اور اس کے ہر سال کی طرح پہلے سے بہتر معیار قائم کر سکیں۔ آئیں دعا کر لیں۔ دعا کے بعد حضور انور اس مارکی کی طرف تشریف لے گئے جہاں کھانے کا انتظام تھا۔ راستے میں حضور انور نے دیگوں کی صفائی اور پھر Skip میں گند ڈالنے والی Automatic مشینوں کا بھی بڑی تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہ مشینیں ہمارے ایک احمدی خادم مکرم منان الحق صاحب نے Bosnian انجینئرز کے تعاون سے تیار کی تھیں۔

### کارکنان کے ساتھ ڈنر

حضور انور اس مارکی میں تشریف لائے جہاں کارکنان کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جونہی حضور انور مارکی میں داخل ہوئے تو کارکنان نے پر جوش نعرے لگا کر اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ کھانے کے دوران حضور انور نے سالن کی ڈش اور روٹی جو حضور کے لئے پیش کی گئی تھی مکرم چوہدری محمد علی صاحب کو جو کہ سٹیج سے نیچے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے از راہ شفقت بھجوا دی۔ اس پیغام کے ساتھ کہ شاید آپ چاول نہیں کھاتے۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اور نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اس دوران حضور انور نے آئندہ سے کارکنان کے ڈنر کے لئے یہ ہدایت فرمائی کہ پیک کھانا دینے کی بجائے لنگر خانے میں پکے ہوئے آلو گوشت، دال روٹی ہی باقاعدہ ڈشوں میں لگا کر دی جایا کرے۔ کیونکہ پیک کیا ہوا کھانا ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے کھایا نہیں جاتا اور ضائع بھی ہوتا ہے۔ دس منٹ کے وقفے کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے اور نمازیں پڑھانے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

ہلاک ہوئے۔ پس وہ لوگ کم عقل ہیں جو کہتے ہیں کہ ہر قسم کی وحی کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے کلام کرنا ہی وحی والہام ہے۔ لغت کی کتاب مفردات راغب میں لکھا ہے کہ وحی کے معنے ہوتے ہیں اللہ کی طرف سے اپنے بندے کو مخفی اشارہ اور یہ اشارہ کبھی الفاظ میں ہوتا ہے اور کبھی نظارہ دکھانے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ انبیاء کے علاوہ اولیاء اللہ کو بھی وحی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپ غیر تشریعی نبی ہیں۔ قرآن کریم میں وحی کا ذکر انسانوں، جانداروں اور جمادات سب کے لئے آتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو وحی ہونے کا ذکر ہے جیسے فرمایا وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ (القصص:8)۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ کے حواریوں کو وحی ہونے کا ذکر ہے جیسے فرمایا وَاَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ (المائدہ :112)۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں خدا تعالیٰ آسمان سے وحی کرے گا۔ چنانچہ آج بھی خدا تعالیٰ وحی کے ذریعہ لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے اور وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں آسمان کی طرف وحی کئے جانے کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ تمام سیارے ستارے وغیرہ خدا کی وحی کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح زمین کی طرف بھی وحی ہونے کا ذکر ہے جیسے فرمایا بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا (الزلزال:6)۔ اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں زمین اپنے علوم باہر نکال دے گی جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ اسی طرح شہد کی مکھی کو وحی ہونے کا ذکر ہے جیسے فرمایا وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ (النحل:68)۔ چنانچہ شہد بنانے والی تمام مکھیاں اس وحی کے مطابق اپنے اپنے فرائض ادا کرتی ہیں۔ اب یہ تو علم عام ہے لیکن قرآن کریم نے 1400 سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز کا ایک مقصد ہے اور اس بات کا اسے بذریعہ وحی حکم دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سائنسدانوں کی ایجادات بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی خفی کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ جس طرح شہد کی مختلف مکھیوں کو مختلف درجے کی وحی ہوتی ہے اسی طرح انسانوں کو بھی مختلف درجے کی وحی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی وحی سب سے زیادہ اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ہر زمانہ میں روحانی شفا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح شہد کے شفا بننے کے لئے وحی کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی شفا کے لئے بھی وحی کی ضرورت ہے۔ پہلے بھی جب ضرورت پڑی خدا تعالیٰ کی وحی سے مجدد آتے رہے اب بھی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاتم الخلفاء کے طور پر مبعوث فرمایا ہے جس کو نظر انداز کر کے مسلمان اندھیروں میں گرتے چلے جا رہے ہیں اور ان سے نکلنے کا طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توجہ کرنا ہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شہید کی مکھی کی وحی اب تک بند نہیں ہوئی تو انسانوں کی وحی کیسے بند ہو سکتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث جیسے اولیاء اللہ بھی وحی الٰہی کے جاری ہونے کے قائل تھے۔ اس زمانہ میں جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کر کے کھڑا کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا اِصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا۔ اس کے مطابق آپ نے جماعت بنائی۔ اس وقت سے دنیا میں تباہیاں بڑی تیزی سے آ رہی ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے لوگوں کو مامور زمانہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

انسانوں پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا (الشوریٰ: 51)۔ اس میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے تین طریق سے کلام کرتا ہے۔ رؤیا، مکاشفہ اور وحی۔ ہر ایک کے مرتبے کے مطابق رؤیا وکشوف اور وحی ہوتی ہے۔ دنیا داروں کو سچی رؤیا اس لئے آتی ہیں تا کہ وہ انبیاء کو پہچان سکیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ نبیوں کا کام تبلیغ کرنا ہوتا ہے جیسے فرمایا وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ (النور:54)۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ (المائدۃ:68)۔ فرمایا رسول اس پیغام کی تبلیغ کرتے ہیں جو ان پر وحی ہوتا ہے۔ لیکن جبر سے نہیں بلکہ نرمی سے اور وہ ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں کہ مان لو گے تو اللہ تعالیٰ کا رحم ہو گا اور انکار کرو گے تو عذاب میں مبتلا ہو گے۔ اسی لئے انبیاء بے چین ہوتے ہیں جیسے فرمایا فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا (الکہف :7)۔ کہ کیا ہوا تُو اپنے آپ کو اس غم کی وجہ سے ہلاک کر لے گا کہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ انبیاء کسی سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔ محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دیتے ہیں جیسے فرمایا قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) آپؐ کا اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے تھا۔ آنحضرتؐ کے اس دلی سوز کے ذریعہ عرب میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوا۔ آپ کا درد قیامت تک کے لوگوں کے لئے تھا۔ اسی لئے آپ کی امت میں سے اللہ تعالیٰ نے مسیح ومہدی کو مبعوث کیا۔ انبیاء اس لئے دنیا میں آتے ہیں کہ لوگوں تک ہمدردی سے خدا کا پیغام پہنچائیں اور ان کو عذاب سے بچائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے لئے کام کرتا ہے لیکن انبیاء دوسروں کے لئے کام کرتے ہیں۔ لوگ اپنے لئے روتے ہیں لیکن انبیاء دوسروں کے لئے روتے ہیں۔ اس کام میں سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت ﷺ نے دکھایا۔

انسان کو خدا تعالیٰ نے اَحْسَنِ تَقْوِیْم سے پیدا کیا اور نیکی اور بدی کا علم بخشا۔ اس سے انبیاء کی ضرورت ثابت ہوتی ہے جو نیکی اور بدی کی تفصیل بتاتے ہیں اور اس کا انجام بتاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کی فطرت میں الہام کیا جاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا (الشمس:9) یعنی نیکی اور بدی کا احساس انسان کو بذریعہ الہام ہوتا ہے۔ پھر فرمایا حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نبی کے لئے پیغام پہنچانا بھی ضروری ہے اس لئے انبیاء کے ماننے والوں کا بھی یہی فرض ہے۔ فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس :9)۔ یعنی نفس کو پاک کرنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ جو رسولوں کے نافرمان ہوتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ گزشتہ قوموں کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ انسان نے انبیاء کی وحی سے ہی فائدہ اٹھا کر فلاح پائی ہے۔ غلبہ بھی ایسے ہی لوگوں کو ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآنی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَاللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (سورۃ الصف:15) سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے والے حواری ہی کامیاب ہوئے تھے۔ فرمایا کہ انبیاء کو ماننے والوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ نبیوں کے پیغام کو آگے پہنچائیں۔ اسی طرح وہ انصار اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار بن سکتے ہیں۔ انبیاء کو اپنی کامیابی پر پورا یقین ہوتا ہے لیکن ثواب میں حصہ دار بنانے کے لئے وہ لوگوں کو مدد کے لئے بلاتے ہیں ورنہ ان کے ساتھ تو خدا کا وعدہ ہوتا ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (المومن:52)۔ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے خود مدد فرمائی اور کامیاب کیا اور سبق دیا کہ خدا خود مدد کر کے کامیاب کرتا ہے۔ نبی کو خدا پر ہی بھروسہ ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کو خدا پر بھروسہ تھا۔ جنگ میں ایک موقع پر آپؐ اکیلے رہ گئے تھے پھر بھی فرمایا اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ۔ جنگ حنین میں شکست کی کیفیت اس لئے پیدا ہوئی کہ تا بتایا جائے کہ تعداد کی کثرت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ فرمایا آج یہ کام ہر احمدی کا ہے کہ نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے اور اپنی تمام صلاحیتیں اس مشن کے لئے وقف کر دے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مقصد بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی ابتر حالت کو دیکھ کر مجھے اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ اور مجھے وہی مسیح اور مہدی بنا کر کھڑا کیا ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ اور اس کے لئے مجھے بار بار وحی الٰہی سے مشرف کیا۔ پس آنے والا تو آ چکا۔ آج سچے حواریوں کی طرح ہمارا کام ہے کہ اس پیغام کو آگے پہنچانے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ آج دنیا کی بقا اور نجات اسی میں ہے کہ اس مامور کی آواز پر لبیک کہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر ملک، ہر شہر اور ہر قصبہ کے احمدیوں کو خاص پلاننگ کر کے کام کرنا چاہئے۔ دنیا ایک پاک تبدیلی کو چاہتی ہے۔ نام نہاد علماء اور بعض حکومتی سربراہوں نے تبلیغ میں روکیں کھڑی کی ہیں لیکن ہدایت دینا خدا کا کام ہے اور ہمارا کام پیغام پہنچانے کے لئے کوشش کرنا ہے اور دردمندانہ دعاؤں سے کام لینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام فرمایا تھا فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا......۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب وسائل عطا فرمائے ہیں کہ جس سے سعید روحیں ہدایت پا رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور ہمیشہ دنیا کی رہنمائی کا موجب بنتا رہے۔ اٹھیں عرش پر ایک ارتعاش پیدا کر دیں۔ دعاؤں پر زور دیں تا عرش سے یہ آواز آئے اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (البقرۃ:214)۔ آج افریقہ، یورپ، آسٹریلیا، ایشیا ہر جگہ کے احمدیوں کا کام ہے کہ تبلیغ کا حق ادا کریں اور اپنی اصلاح کریں۔ ہندوستان کے احمدیوں کا فرض ہے کہ ہندوستان میں تبلیغ کریں کیونکہ وہاں مسیح موعودؑ پیدا ہوئے۔

عرب احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے بڑے درد اور جلال سے فرمایا: اے عرب کے احمدیو دنیا کو بتاؤ کہ وہ مسیح آ گیا ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس تک میرا اسلام پہنچانا۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں بھی جا کر دعائیں کریں اور اس کام میں کبھی سست نہ ہوں۔ اس موقع پر سب حاضرین کی طرف سے لَبَّیْک، لَبَّیْک اور نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کی آوازیں بلند ہوئیں اور ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔

آخر میں حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کرانے سے پہلے فرمایا تمام واقفین زندگی اور مالی قربانی کرنے والوں، اسیران راہ مولیٰ، شہداء احمدیت اور مشکلات میں مبتلا سب لوگوں کو دعا میں یاد رکھیں۔ 6:50 بجے پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دعا کے بعد جلسہ سالانہ کی حاضری کے متعلق اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ 84 ملکوں سے 27500 احباب اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اس کے بعد عرب، افریقن، بنگالی اور اردو بولنے والے احمدیوں نے اپنی اپنی زبان میں نظمیں پیش کیں۔ اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ کے ساتھ حضور انور مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے مختلف زبانوں میں پُرجوش نظمیں اور ترانے پیش کئے اور نعرے بھی لگائے۔ اور اس طرح خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا دوسرا جلسہ سالانہ برطانیہ عظیم الشان برکات عطا کرتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علی ذلک۔


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*

*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*

*Free management Service*

*Guaranteed vacant possession*

**175 Merton Road London SW18 5EF**

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754



**THOMPSON & CO SOLICITORS**

**New Office in Morden**

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

**Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

*Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921*

# لیلۃ القدر کی برکت و عظمت

(لطف الرحمٰن محمود۔ امریکہ)

## روحانی بہار کا موسم

دنیا میں کئی کیلنڈر رائج ہیں۔ ہر تقویم میں سال کے بارہ مہینوں کے اپنے نام ہیں۔ ہجری تقویم کے نویں مہینے ’رمضان‘ کو ہم روحانی بہار کا موسم کہہ سکتے ہیں۔ اس کا نام سُنتے ہی اہلِ ایمان، روحانی، اخلاقی، علمی، معاشرتی حتّٰی کہ جسمانی برکات کوسمیٹنے کیلئے متحرک ہوجاتے ہیں۔

اس مہینے میں بندے اور اُس کے خالق و مالک کے درمیان کیا کیا راز و نیاز ہوتے ہیں اور ربط و وصال کے کیسے کیسے سامان بہم ہوتے ہیں۔ یہ صرف وہی خوش نصیب جانتے ہیں جو اس کوچۂ دلدار کے آداب سے شناسا ہیں۔ حصولِ تقویٰ اور ایصالِ خیر کے میلانات قوی ہوجاتے ہیں نیز معصیت اور بغاوت کے رجحانات کے اردگرد ظاہری اور باطنی حصار تعمیر ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر جنت کے دروازے کھلتے ہیں اور شیطان اور اُس کے چیلے چانٹے پابۂ زنجیر ہوکر رہ جاتے ہیں۔ قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب میں اس مہینے کا نام لے کر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

(البقرۃ: 186)۔

ماہِ صیام سے متعلق آیات میں اہلِ ایمان کیلئے روزے کے نظم و ضبط اور روحانی پروگرام کے نتیجے میں تین مقاصد و منازل کی نشاندہی کی گئی ہے:

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن (حصولِ تقویٰ)

لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْن (توفیق شکر)

لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (جادۂ رُشد و ہدایت پر گامزن رہنا)

اگر رمضان المبارک یہ تین تبدیلیاں پیدا کئے بغیر، یا پہلے ہی سے موجود ان خصوصیات کو مزید اُجاگر کئے بغیر گزر گیا تو سمجھ لیجئے کہ اس مُقدّس و محترم مہمان کے اکرام کا حق ادا نہیں ہوسکا اور نہ ہی اُس کی فیض رسانی سے صحیح رنگ میں متمتع ہونے کی توفیق ارزانی ہوئی۔ بالفاظِ دیگر ایسا شخص رمضان کی آمد و رفت کے حوالے سے احتساب و ایمان کے معیار پر پورا نہیں اترا۔ حدیث کے الفاظ کے مطابق ایسے روزہ دار کو بھوک اور پیاس سے تو حصہ ملا مگر وہ اجر و ثواب کے خزانے سمیٹنے میں ناکام رہا۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مبارک مہینے کو دو باتوں سے خاص نسبت ہے۔ اوّل نزولِ قرآن سے اس کا تاریخی تعلق۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رمضان المبارک نزولِ قرآن کے آغاز کی سالگرہ ہے۔ بعض مفسّرین نے اسے یوں بیان کیا ہے کہ رمضان کی اُس بابرکت رات (لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ۔ سورۃ الدخان آیت 4) میں قرآن مجید لوحِ محفوظ سے سماء الدنیا کے بیت العزّت میں اتارا گیا جہاں سے حسبِ موقع اور حسبِ ضرورت 23 سال تک یہ روحانی مائدہ نازل ہوتا رہا۔

رمضان کی دوسری خصوصیت ”قبولیتِ دُعا“ کی زندگی بخش برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے حوالے سے قبولیتِ دُعا کے نشان کو اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ قبولیتِ دُعا کا نشان یوں تو سال کے کسی مہینے میں بلکہ عمر ناپائیدار کے کسی دَور میں عطا کیا جاسکتا ہے، مگر رمضان المبارک میں اس میں گونا آسانی اور فراوانی کی کیفیات پیدا ہوجاتی ہیں۔

کُتبِ حدیث میں اس ماہِ معظّم کی شان میں بہت کچھ موجود ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے ”اللہ کا مہینہ“، ”صبر کا مہینہ“، ”ہمدردی کا مہینہ“ اور ”مہینوں کا سردار“ کہہ کر یاد فرمایا ہے۔ اس کے تین عشروں کی امتیازی شان خصوصیات کی بھی تعیین کی گئی ہے۔ پہلا عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنّم سے آزادی دلانے والا ہے۔ اگر کوئی خوش قسمت، صدقِ دل سے، ایمان و احتساب کے ساتھ اس روحانی پروگرام پر عمل کرتا ہے تو وہ ایک نومولود کی طرح گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

## آخری عشرے کا جلال و جمال

رمضانِ کریم جس طرح شاہراہِ روحانیت کا ایک اہم سنگِ میل ہے اسی طرح اس ماہِ مبارک کا آخری عشرہ اس کی معراج ہے۔ اعتکاف کی عبادت اور لیلۃ القدر کی نعمت اس الوداعی عشرے کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ بندگانِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہوکر مسجد میں گوشہ نشین ہوجاتے ہیں۔ اور ان کی تمام محبت اور توجہ کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہوجاتی ہے۔ پہلے دو عشروں کی راتوں میں رفیقۂ حیات سے قُربت کی اجازت ہے مگر حالتِ اعتکاف میں اس اظہارِ محبت سے بھی رُکنا پڑتا ہے۔ غرض ایسے خوش قسمت افراد دنیاوی تفکرات اور خواہشات سے بالاتر ہوکر روحانی لذّات میں ڈُوب جاتے ہیں۔ خواتین اپنے گھر ہی کے کسی پاک صاف کمرے یا حصے کو ”عبادت گاہ“ قرار دے کر وہاں معتکف ہوسکتی ہیں۔ معتکف حضرات و خواتین اپنا زیادہ سے زیادہ وقت عبادت، تلاوت، دینی مطالعہ، ذکر الٰہی، استغفار، درود شریف اور دعاؤں میں صرف کرتے ہیں۔ لیلۃ القدر کو آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں (اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں) میں سے ایک رات سے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ اس رات کا قبولیتِ دعا سے ایک خاص تعلق ہے۔ باقی اہلِ ایمان بھی لیلۃ القدر کی برکات سے بہرہ مند ہوسکتے ہیں مگر معتکفین کیلئے اس سے مستفیض ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ مسجد میں اعتکاف کرنا، حضرت نبی کریم ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔ اُمہات المؤمنینؓ بھی آقائے نامدارؐ کے تتبع میں اعتکاف کا اہتمام فرماتیں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی انہوں نے اس سنت کو زندہ رکھا۔ اتباعِ سنت کا یہی جوش و خروش صحابہ کرامؓ میں بھی موجزن رہا اور نسل در نسل جاری رہا۔

ضمناً عرض ہے کہ یہ سنت 14 صدیوں کا سفر طے کرنے کے بعد اب بھی زندہ ہے۔ ربوہ میں اِس عاجز نے طالب علمی کے زمانے میں سالہا سال تک مسجد مبارک میں کپڑے کی چادروں سے بنے ہوئے معتکفین کے چھوٹے چھوٹے Cabins کا شہر آباد دیکھا ہے۔ جن میں سجدوں سے معمور رتجگوں کی روشنی رہتی تھی۔ سیرالیون میں بھی بلالی بھائیوں اور پاکستانی دوستوں کو اعتکاف کرتے دیکھا ہے۔ یہاں Round Rock کی مسجد میں، اللہ تعالیٰ دو سال سے یہ توفیق ایک سفید فام نومسلم امریکن کو عطا کررہا ہے۔ بعض خواتین اپنے گھروں میں اعتکاف کرتی ہیں۔ امریکہ کے طول و عرض میں دوسرے مقامات پر بھی افرادِ جماعت کو اس سنت کے احیاء کی توفیق ملتی ہے۔

## لیلۃ القدر کی ظاہری اور باطنی تعبیر و تشریح

قرآن مجید کی سورۃ القدر میں لیلۃ القدر اور اس کی اہم خصوصیات و برکات کا ذکر موجود ہے۔ اس کی اوّل اور مشہور تعبیر یہی ہے کہ یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ایک نہایت مبارک طاق رات ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔ (بخاری کتاب الصوم، جلد اوّل، ناشر جہانگیر بک ڈپو، لاہور صفحہ 822)

آخری عشرے کی ان پانچ طاق راتوں میں سے یہ کون سی رات ہے اس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وضاحت نہیں فرمائی۔ بخاری شریف کے مندرجہ بالا صفحہ پر ہی حضور کی ایک خواب کا ذکر محفوظ ہے۔ حضورؐ نے صحابہ کو بتایا کہ خواب میں لیلۃ القدر کو دیکھا ہے اور مزید فرمایا: اِنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ۔ یعنی بارش کی وجہ سے زمین پر جو کیچڑ یا گارا سا بن گیا، اس میں سجدہ کررہا ہوں۔ حضورؐ اعتکاف کی وجہ سے مسجد نبوی میں مقیم تھے۔ اُس رات بارش ہوئی اور کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی مسجد کی چھت سے پانی ٹپکا۔ اور فرش پر کیچڑ بن گیا۔ ایک دوسرے صحابی نے اس واقعہ کی مزید تفصیل دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ رمضان کی اکیسویں رات تھی۔ اور میں نے فجر کی نماز کے بعد حضورؐ کی پیشانی پر طین اور ماء یعنی کیچڑ دیکھا۔ (ایضاً صفحہ 823)۔ اس رؤیائے صالحہ میں اس رمضان کی لیلۃ القدر کا ذکر ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق لیلۃ القدر دُوسری طاق راتوں میں بھی آسکتی ہے۔ لیلۃ القدر کی تعیین کے حوالے سے چالیس کے لگ بھگ آراء موجود ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ کی طرف ستائیسویں رات کی نشاندہی کا ذکر منسوب کیا گیا ہے۔ حتّٰی کہ حضرت اُبیّ بن کعب کے بارے میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ ستائیسویں رات کے شبِ قدر ہونے کی قسم بھی کھایا کرتے تھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن، پبلی کیشنز لاہور، ایڈیشن 1400ہجری)

ذاتی تجربے کی بنیاد پر کسی صحابی یا بزرگ کے کسی خاص تاریخ پر اصرار کو قابلِ اعتراض قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ”اپنے تجربے کی بناء پر فرمایا کہ ستائیسویں کی رات کو یہ وقت ہوتا ہے۔“

(ملاحظہ فرمائیے فقہ احمدیہ، ناشر نظارت نشرواشاعت قادیان، صفحہ 314 ایڈیشن 2004)

لیلۃ القدر کی درج ذیل خصوصیات سورۃ القدر میں بیان فرمائی گئی ہیں:

1۔ نزول قرآن سے اس کا تعلق

2۔ اس سے وابستہ برکات وحسنات اور تاثیرات جو ایک ہزار مہینے سے زائد عرصے پر محیط ہیں۔

3۔ اس مبارک رات میں جبریل (روح الامین) فرشتوں کے جلو میں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے، نازل ہوتے ہیں اور نزولِ برکات کا یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

سورۃ القدر میں ”خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ“ کا نکتہ خاص توجہ کا محتاج ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دن، رات اور مہ و سال کی طوالت اور میعاد کے مختلف پیمانے ہیں۔ سورۃ السجدہ آیت 5 میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش کیلئے 6 دنوں (ستّۃ ایام) کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ 6 دن ہمارے ہفتہ کے 24 گھنٹوں والے چھ دن نہیں بلکہ لمبے عرصے، ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں سال پر ممتد اَدوار مراد ہیں۔ اسی سورۃ کی اگلی آیت میں ایک دن کی مقدار ایک ہزار سال (1000) کے برابر بیان کی گئی ہے۔ سورۃ المعارج کی آیت 5 میں ایک دن کو پچاس ہزار (50,000) سال کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ یہ تناقض نہیں بلکہ بنیادی طور پر اپنے اپنے سیاق و سباق کے لحاظ سے لمبے عرصے کا ذکر کیا جارہا ہے۔ یاد رہے یہی ”الف“ (ہزار) کا لفظ سورۃ القدر میں بھی موجود ہے۔ اگر ہزار سے Literally ”ہزار“ ہی مراد لی جائے تب بھی یہ عرصہ تقریباً 84 سال بنتا ہے جو ایک صدی کا قائمقام ہے۔

علمائے اُمّت نے ظاہری معنوں کو اپنایا ہے۔ بعض بزرگوں خصوصاً صوفیاء نے مجازی رنگ میں ان معانی کو وسعت دینے کی کوشش کی ہے۔ اسرائیلیات سے متاثر ہونے والوں نے عجیب و غریب تفسیری پہلو بیان کئے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لیلۃ القدر کے مشہور ظاہری معنی قبول کرنے کے علاوہ ایسے لطیف روحانی اور علمی نکات پیش کئے ہیں کہ روح وجد میں آتی ہے اور ذہن قرآنی علوم کی وسعت اور گہرائی پر حیران رہ جاتا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے اپنی کئی تصانیف میں لیلۃ القدر کے باطنی معانی پر مشتمل تفسیری نکات پیش فرمائے ہیں۔ براہین احمدیہ، فتح اسلام، ازالہء اوہام، شہادت القرآن اور حمامۃ البشریٰ میں حضورؑ کی بیان فرمودہ تفسیر کے تمام اقتباسات، سورۃ القدر کے تحت یکجا کردیئے گئے ہیں۔

(ملاحظہ فرمائیے تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حصہ چہارم کے صفحات 659-673)

۞ ......حضور علیہ السلام کی تفسیر سے دو اقتباسات نمونہ اور تبرّک کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں:

”عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاحِ خلق اللہ کیلئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں۔ جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دُور ہوکر ایمان اور راست بازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر: 5-6)۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اُسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلامِ الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے......“۔

(فتح اسلام صفحہ 18 حاشیہ)

۞ ......”سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی ﷺ کو عطا کی گئی ہے۔ درحقیقت اس لیلۃ القدر کا دامن آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور جو کچھ انسانوں میں دلی اور دماغی قویٰ کی جُنبش آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہورہی ہے وہ لیلۃ القدر کی تاثیریں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ سعیدوں کے عقلی قویٰ میں کامل اور مستقیم طور پر وہ جُنبش ہوتی ہیں اور اشقیاء کے عقلی قویٰ ایک کج اور غیر مستقیم طور پر جُنبش میں آتی ہیں۔ اور جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو یہ تحریکیں ایک بڑی تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں......“۔

(ازالہء اوہام صفحہ 101)

قارئین جانتے ہیں کہ یہ دعویٰ قرآن مجید میں موجود ہے کہ اس پاک کتاب کے معارف ”مُطَھَّرُوْن“ پر کھولے جاتے ہیں۔ اس کی جھلک خلفائے عظام کی تفسیروں میں بھی نظر آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

۞ ......”اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کا مرجع جس طرح قرآن شریف سمجھا گیا ہے۔ اُسی طرح اس سے پیغمبر ﷺ کی ذاتِ مبارک بھی مراد ہے۔ اس لئے اَنْزَلْنٰہُ فرمایا کہ اور منزل علیہ القرآن دونوں ہی مرجع ٹھہریں۔ ورنہ اَنْزَلْنٰہُ ھذا القرآن فرمانا کوئی بعید بات نہ تھی۔“

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 427)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس دقیقۂ معرفت کو بھی بڑے زور سے واضح فرمایا ہے کہ حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت سے برکات و حسنات اور الٰہی تقدیروں کے ظہور کے

ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے ساتھ حضرت نبی کریم ﷺ کی ایک پیشگوئی کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدّد کا ظہور ہوتا رہا۔ ہر اسلامی صدی میں مجدّد آئے۔ چودھویں صدی میں بھی مسیح ومہدی کے وجود میں وہ وعدہ پورا ہوا۔ گزشتہ صدیوں کے مجددین کی فہرست ہر ملک کی کتابوں سے مل سکتی ہے۔ بعض صدیوں میں ایک سے زاید مجدّد ظاہر ہوئے۔ حیرانی ہے کہ انہی فرقوں اور مسلکوں کے پیروکار، چودھویں صدی کے مجدد، کا پندرھویں صدی کے 30 سال گزرنے کے باوجود انتظار کررہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے والوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ درج ذیل حقیقت پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں:

''مجدّدین کی تفتیش کہ کون کون تھے، یہ عبث ہے۔ لوگ جن جن کو مجدّد قرار دیں گے ہم اُن کو مان لیں گے۔ مگر دیکھنا تو یہ ضروری ہے کہ ہماری صدی چہار دہم میں یہ وعدہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا وقوع میں آیا بھی یا نہیں۔ اگر اور صدیوں میں وقوع میں آتا رہا اور اس صدی میں وقوع میں نہیں آیا تو ہمارے جیسا بدبخت اور کوئی نہیں کہ ظلمت میں چھوڑ دیا گیا۔'' (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 430)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر کبیر میں' سورۃ القدر کی تفسیر کیلئے تقریباً 50 صفحات مختص کئے ہیں۔ اور ہر آیت کے تحت نادر تفسیری نکات عطا فرمائے ہیں۔ مثلاً حضورؓ نے ''قدر'' کے 6 معانی کو بنیاد بنا کر لیلۃ القدر کی چھ خصوصیات بیان فرمائی ہیں:

1۔ دنیا کی تمام عمر کے برابر قیمت رکھنے والی رات۔
2۔ حرمت والی رات۔ 3 وقار والی رات 4۔ غناء والی رات۔ 5۔ قوت اور بزرگی والی رات۔ 6۔ سہولت والی رات۔

حضورؓ نے لیلۃ القدر کی ان چھ خصوصیات یا صفات کو کسی قدر تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور وضاحت کیلئے لُغت احادیث، تاریخ، موازنہء مذاہب، تصوّف وغیرہ کئی علوم سے استفادہ کیا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تفسیر کبیر جلد نہم صفحات 325-312)۔ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ اُسی پسر موعود کی تفسیر ہے جسے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔

## سورۃ القدر کی شانِ نزول اور اسرائیلی تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر کبیر میں سورۃ القدر کی شانِ نزول کے حوالے سے اس روایت پر تنقید کی ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ اُن کے چار انبیاء (ایوبؑ، زکریاؑ، حزقیلؑ اور یوشعؑ) نے 80 سال تک کسی غلطی کے ارتکاب اور کسی انقطاع کے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ یہ تفصیل سُن کر صحابہ کرامؓ کو رشک ہوا۔ تب سورۃ القدر نازل ہوئی۔ حضورؓ اس روایت کا خلاصہ دینے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک یہ روایت قابلِ قبول نہیں اور اسے تسلیم کرنا عقلی طور پر ناممکن ہے۔''

(تفسیر کبیر' جلد نہم' صفحہ 293)

جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جانے والے تفسیری معارف کی روحانی اور علمی عظمت کو اُس وقت چار چاند لگتے ہیں۔ جب بعض غیر از جماعت کرم فرماؤں کی تفسیروں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ ایک صاحب نے GEO چینل پر سُورۃ القدر کی شانِ نزول بڑے ڈرامائی انداز میں بیان فرمائی۔ مندرجہ بالا چار انبیاء کی بجائے اُنہوں نے شمعون نامی بنی اسرائیل کے ایک ''بزرگ'' کا ذکر کیا جس نے 1000 مہینے روزے رکھے، 1000 مہینے جہاد کیا اور 1000 مہینے تک قیام کیا یعنی نمازیں ادا کیں۔ یہ نقشہ کھینچنے کے بعد مفسّر صاحب گویا ہوئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو شمعون کی عبادت و ریاضت اور جہاد وقتال کے بارے میں بتایا گیا تو حضورؐ افسردہ ہوگئے کہ اس پائے کا کوئی آدمی امتِ محمدیہ میں پیدا نہ ہوگا۔ اس پر جبرئیلؑ نازل ہوئے اور سورۃ القدر نازل کی گئی۔ اس طرح اب ایک رات یا ایک رات کے چند لمحوں کو عبادت و ریاضت سابقہ امتوں کے مجاہدوں، عابدوں اور زاہدوں کی ہزار مہینے کی کاوشوں پر بھاری ہوجائے گی!

اس ''خیالی'' بزرگ کی ''افسانوی'' عبادت و ریاضت کی دو صورتیں بنتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ انہوں نے یہ تینوں کام ایک ساتھ شروع کئے ہوں یعنی نماز، روزہ اور جہاد ساتھ ساتھ کئے ہوں۔ اگر انہوں نے بالغ ہونے کے بعد ان اعمال صالحہ کا آغاز کیا ہو تب بھی تکمیل کے وقت تک حضرت کی عمرؒ 100 سال ہوجائے گی۔ روزہ رکھ کر جہاد وقتال میں حصہ لینا بڑی ہمت کا کام ہے۔ خاص طور پر بڑھاپے میں بنی اسرائیل میں حالتِ جنگ میں ''نمازِ خوف'' کی بھی رعایت نہیں۔ بنی اسرائیل کا روزہ بھی ہم سے مختلف ہے۔ مانا کہ اُن کے ہاں سحری کا تکلف نہیں۔ افطار کا اہتمام تو ہے اور وہ بھی میدانِ جنگ کی مصروفیت کی حالت میں کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر ایک دو روز کی بات نہیں۔ ایک ہزار مہینے کی مُہم درپیش ہے۔ تقریباً 84 سال کا معاملہ ہے۔

دوسری صورت بظاہر بہتر اور قابلِ عمل نظر آتی ہے کہ اُس بزرگ سے ہر نیک عمل الگ الگ صادر ہوا ہو یعنی 1000 مہینے تک روزے پھر 1000 مہینے تک جہاد اور آخر میں 1000 مہینے تک نمازیں، اس صورت میں قبلہ شمعون صاحب کی عمر کم از کم 270 سال کے لگ بھگ تو ہوجائے گی۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت، یہ پیرِ فرتوت کسی طرح اشارے کنایے سے نماز تو ادا کرلیتا ہوگا مگر روزہ اور جہاد، دل گُردے کا کام ہوگا! GEO کے اس نوجوان مفسّر کی تفسیر سے نہ علم میں اضافہ ہوا نہ ایمان میں۔ بلکہ میں تھک ہار کر اسی نتیجے پر پہنچا کہ یہ تفسیر کم ہے، ٹیڑھی کھیر زیادہ!!

## بنی اسرائیل کی جنگی تاریخ کا تجزیہ

بنی اسرائیل پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہی جنگ فرض کردی گئی۔ ارضِ مقدّسہ یعنی کنعان و فلسطین میں آباد کم از کم سات قوموں کو مغلوب کرنے (استثناء باب 7 آیات 2،1) بلکہ اُنہیں نیست و نابود کرنے کا حکم دیا گیا (استثناء باب 20 آیات 15-17)۔ بنی اسرائیل کی ان مذہبی جنگوں کی تفصیل تورات کی دو کتابوں یوشع (Joshua) میں دی گئی ہے۔ باقی کا ذکر اُن کے بادشاہوں کے حالات میں موجود ہے جو تورات کی دو کتابوں سلاطین (Kings 1,2) میں مل جاتا ہے۔ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ یہود کے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے جلد بعد، اسرائیلی سلطنت دو حصوں میں بٹ گئی اور خانہ جنگی کا سلسلہ شروع ہوگیا اس باہمی جنگ وجدل کو تو ''جہاد'' نہیں کہا جاسکتا۔

یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ جنگیں حضرت داؤدؑ نے کیں۔ مگر ان کا عہدِ حکومت 40 سال ہے۔ 1000 مہینے تک اُنہیں بھی مسلسل جہاد کی مہلت نہیں ملی۔ بنی اسرائیل میں کوئی جنگ یا جنگوں کا سلسلہ فرانس اور برطانیہ کی جنگِ صد سالہ (Hundred years war) جو 1338 سے 1453 تک جاری رہی، کی طرح کی کوئی جنگ موجود نہیں۔ اس لئے 1000 ماہ تک شمعون کا جہاد میں مصروف رہنا ایک افسانہ ہے۔ ثبوت کی فراہمی کی ذمہ داری اسی مفسر پر عائد ہوتی ہے۔

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے تقریباً چار سو سال بعد 586 عیسوی قبل مسیح میں نبوکدنضر (Nebu Chad Nezzer) نے یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجادی، ہیکل سلیمانی تباہ کردیا۔ ہزاروں یہود قتل کردیئے۔ جو زندہ بچ گئے انہیں لونڈی غلام بنا کر بابل لے گیا۔ جو لمبے عرصے تک اس حالت میں وہاں رہے۔ ایران کے مشہور شہنشاہ خورس (Cyrus) نے 539 قبل مسیح میں انہیں آزادی دلا کر یروشلم کو دوبارہ آباد کیا۔ اس غلامی کے خلاف اس ''ذہنی جہاد'' کی مدت بھی 1000 مہینے نہیں بنتی۔ مُکرّر عرض ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی جہاد 1000 مہینے تک جاری نہیں رہا۔

قرآن مجید میں اُمّتِ محمدیہؐ کو ''خیرِ اُمّت'' قرار دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میرے زمانے میں زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اتباع پر مجبور ہوتے۔ مگر ہمارے مفسر، مضمرات کا ادراک کئے بغیر، ایک خیالی اسرائیلی بزرگ کی عبادت و ریاضت اور جہاد وقتال کے خود ساختہ قصے کو سورۃ القدر کے نزول کی وجہ قرار دینے پر اصرار کرتے ہیں!! ایسے لوگ اس طرح نادانستہ طور پر امت محمدیہ کی توہین وتضحیک اور کسرِ شان کے مرتکب ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ کے جذبۂ جہاد کا نقشہ موجود ہے۔ ان لوگوں نے جہاد کرنے سے صاف انکار کرتے ہوئے جنابِ موسیٰؑ کو ٹکا سا جواب دیا کہ آپ اور آپ کا ربّ جا کر جہاد کرے۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (سورۃ المائدہ: 25) ہم یہاں بیٹھے ہیں۔!

پھر طالوت کے لشکر کا کارنامہ بھی قابلِ توجہ ہے۔ قرآن مجید نے اس کا ذکر بھی کیا ہے جو قابلِ توجہ ہے۔ ایک ندی یا نہر اس لشکرِ جرّار کی راہ میں پڑتی تھی۔ بنی اسرائیل کی اس فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ چُلّو بھر پانی سے حلق تر کرلو۔ پیٹ بھر کر پانی نہ پیا جائے۔ مگر بہت کم لوگوں نے اطاعت کی تقریباً تمام فوج نے ڈَٹ کر پانی پیا۔ (سورۃ البقرۃ: 250)۔ یہ ہے اُس اُمت کی اطاعت اور صبر کی کیفیت جسے اُمّتِ محمدیہ پر ترجیح دی جارہی ہے۔ اور بنی اسرائیل کی برتری ثابت کرنے کیلئے کہانیاں گھڑی جارہی ہیں۔

اُمّتِ محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص شان اور عزت عطا فرمائی ہے۔ یہ بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر اور دائمی نبوت کا فیضان ہے کہ اُمّت کو اس بلند مقام پر فائز کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں اسی محبت انگیز حقیقت کا ذکر کیا ہے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسُلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے یہود کے علماء اور فریسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات اور نصائح کو عمداً مسخ کرکے ہمیشہ غلط معانی پہنانے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مُکذّب علماء نے بھی ان فریسیوں کے نصیب سے حصہ لیا۔ ان عقل کے اندھوں نے ''تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے'' کے یہ معنے کئے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ راہِ خُدا میں جِدّ وجُہد کرتے ہوئے حضور ﷺ سے بھی آگے نکل گئے۔ نقلِ کُفر کفر نباشد۔ شعر کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے فریسیوں کے نصیب کی نہیں بلکہ عقل و دانش، فہم وفراست اور لطیف ادبی ذوق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُمّتِ محمدیہؐ کا مقام سب اُمّتوں سے بلند وبالا ہے۔ افسوس ہے کہ اسرائیلیات کے اسیر وگرویدہ مُفسّر اُمّتِ مسلمہ کے اس مقام رفیع کے ادراک سے محروم ہیں!!

## لیلۃ القدر کے حوالے سے علماء کے قیافے اور اندازے

جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے لیلۃ القدر کے وقوع وظہور کیلئے کسی ایک خاص رات کی تعیین نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی یقینی طور پر اس کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ نزولِ قرآن سے لیلۃ القدر کی نسبت ایک تاریخی حقیقت ہے۔ برکات وحسنات دائرۂ کار کا ایک ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہونا، وقت کے پیمانے سے موازنہ کی بات ہے۔ جبریل امین کا فرشتوں کے ہجوم میں اترنا اور طلوعِ فجر تک سکینت اور برکت نچھاور کرنا، غیر مرئی کیفیت ہے۔ ہم انہیں لیلۃ القدر کی حواسِ خمسہ سے محسوس کی جانے والی علامات قرار نہیں دے سکتے۔ مگر بعض علماء نے یہاں بھی دوسرے اہلِ حال کے تجربات صوفیا کے مکاشفات بعض اور ذرائع سے ملنے والی معلومات یا اپنے قیافوں اور اندازوں پر مشتمل علامات کی ایک فہرست تیار کرلی ہے جو عوام میں مشہور ہے۔ ان میں سے بعض علامات ایسی بھی ہیں جو قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کی رحمت وعظمت، لطف وکرم یا جلال و جمال کی تجلّیات کے طور پر مشہور ہیں۔ عین ممکن ہے بعض اربابِ علم و دانش نے ان علاماتِ رحمت سے استنباط کیا ہو۔ ایسی چند ایک علامات درجِ ذیل ہے:

1۔ بوندا باندی یا بارش ہونا۔
2۔ ہر طرف غیر معمولی سکون کا احساس ہونا۔
3۔ بیداری یا خواب میں تیز روشنی کا انتشار۔
4۔ رات بھر کُتّے نہیں بھونکتے۔
5۔ تجلّیٔ خاص کے وقت تاحدِّ نظر تمام درخت سجدے میں گر جاتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

بارش، سکینتِ قلب نیز انتشارِ نُور، نزولِ رحمت کے مناظر سمجھے جاتے ہیں۔ ظاہری طور پر یا استعارے کی زبان میں ان کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ بعض بھائیوں اور بہنوں نے شبِ قدر میں تیز روشنی کے تجربے کا ذکر کیا ہے لیکن آخری دو علامات میں استعارہ اور مجاز ہی کارفرما نظر آتا ہے۔ سورۃ الرحمٰن کی آیت 6 میں پودوں اور درختوں کے سجدے کا ذکر موجود ہے۔ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ اس میں اہلِ ایمان مرد وزَن کا سجدۂ عبادت مراد نہیں بلکہ قانونِ قدرت کے مطابق احکامِ الٰہی کی اطاعت کا سجدہ یعنی منشائے الٰہی کے مطابق فیض رسانی، سایہ، پھل، صحت بخش ادویہ کے اجزاء کی فراہمی کاربن سائیکل کے تحت کاربن ڈائی اوکسائیڈ ($CO_2$) سے کاربن کا انجذاب اور آکسیجن کا ہوا میں واپس چھوڑنے کا نظام مراد ہے۔ لیلۃ القدر کے حوالے سے شجر وحجر اور ثوابت وسیّار وغیرہ کے سجدے کا یہی مطلب ہے کہ ربِّ کریم کی رحمتِ بے پایاں کے نتیجے میں ہر منفعت بخش تخلیق میں فیض رسانی کا پہلو اپنی معراج کو پہنچ کر پھلوں سے لدی ہوئی شاخ کی طرح سرنگوں ہوجاتا ہے!

جو مُفسّر اور علماء درحقیقت ظاہری معنوں میں، درختوں کا سجدہ ریز ہوجانا مانتے ہیں، اُنہیں درجِ ذیل سوالات کا تسلی بخش جواب دینا چاہئے۔ کیا یہ صرف مسلمانوں کے گھروں کے اندر اور باہر لگے ہوئے درخت یا اُن کی زرعی اراضی میں موجود درخت اور باغات کے شجر سجدہ کریں گے یا یہ سجدہ کُفّار کے مکانات اور باغات کے درختوں پر بھی واجب ہوگا اور کُہساروں، میدانوں، وادیوں اور جنگلوں کے درخت بھی دفعتاً سجدہ میں گریں گے؟ قبلہ رُو یا کسی بھی سمت میں؟ اگر تمام درخت قبلہ رُو سجدہ کریں گے تو بعض صورتوں میں لازم ٹھہرے گا کہ یہ درخت محلِّ وقوع نظر انداز کرکے گھروں کو توڑ پھوڑ کر سجدہ کریں گے خاص طور پر وزنی اور بھاری بھرکم درخت تو اچھا خاصا نقصان کردیں گے۔ اگرچہ سجدہ لیلۃ القدر کی ایک خاص تجلّی کے وقت ہوگا جس کے بعد تمام درخت اپنے اپنے مقام پر حسبِ سابق ایستادہ ہوجائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ معجزانہ طور پر مکانات کی ٹوٹ پھوٹ کی بھی آنِ واحد میں مرمت ہوجائے گی!!

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

## حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/اگست 2007ء میں مکرم راجہ غالب احمد صاحب کے قلم سے، اُن کے مشاہدات کے حوالہ سے، حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ سے خاکسار کی پہلی ذاتی ملاقات 1935ء میں ہوئی۔ میری عمر اس وقت سات سال کے قریب تھی۔ میں اپنے والد حضرت راجہ علی محمد صاحبؓ اور حضرت نواب محمد دین صاحبؓ کے ہمراہ حضرت چوہدری صاحبؓ کے دیدار سے مشرف ہوا۔ آپؓ نے والد صاحب سے سوال کیا کہ خاکسار کا نام کس نے رکھا؟ محترم والد صاحب نے کچھ جھجک کے ساتھ کہا کہ یہ نام میں نے ایک خواب کی بناء پر حضورؓ کی خدمت میں تجویز کیا تھا اور حضورؓ نے اسے منظور فرمالیا۔

اس واقعہ کے نو سال بعد 1944ء میں جب خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا طالب علم تھا اور بورڈنگ ہاؤس میں رہائش پذیر تھا۔ موسم سرما کی ایک دوپہر کو چند ہم عمر طلباء ایک کمرہ میں بیٹھے تھے حضرت چوہدری صاحبؓ اپنی مخصوص ترکی ٹوپی پہنے ہمارے کمرہ میں ایک مہمان کے ساتھ داخل ہوئے۔ پہلے اپنا اور مہمان کا تعارف کروایا اور پھر ہم سے فرداً فرداً نام پوچھنے لگے۔ خاکسار نے جب اپنا نام بتایا تو آپ نے فوراً کہا ''آپ سے پہلے بھی ملاقات ہوچکی ہے لاہور میں آپ کے والد صاحب اور نواب محمد دین صاحب کے ساتھ''۔ خاکسار کا آپؓ کی یادداشت کی غضبنا کی کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ میرے اوسان خطا ہوگئے کہ ایسا بھی ممکن ہے کہ ایک وہ شخص جو دینی اور دنیاوی مصروفیات میں بے حد اور بے پناہ منہمک رہتا ہے وہ ایک سات سالہ بچے سے ملاقات کا واقعہ جس کو گزرے ہوئے بھی نو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اپنی ''شعوری یادداشت'' میں محفوظ رکھ سکا ہے اور بغیر یاد کروائے ازخود اسے روزمرہ کے طور پر استعمال کرسکتا ہے۔ یہ یادداشت ہی وہ نعمتِ خاص تھی جس سے آپؓ کی قوت شعور و تعقل اور استدلال وتدبر کی تشکیل وتعمیر ہوئی اور اسی نے آپؓ کی شخصیت کی تعمیر میں ایک بنیادی کردار ادا کیا۔

بہرحال تعارف کے بعد آپؓ ہم سے مخاطب ہوئے کہ آپ لوگوں نے ہمارے آنے پر کوئی چیز یہاں یکدم چھپا دی تھی۔ وہ کیا تھی؟ ہم سب حیران ہوئے کیونکہ ہم تازہ گاجریں کھا رہے تھے اور وہ گاجروں کا ''تھبہ'' ہم نے جلدی سے بستر میں چھپا دیا تھا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے بستر کی تلاشی لی اور گاجریں برآمد کرکے فرمانے لگے کہ انہیں چھپانے کی تو کوئی ضرورت نہیں تھی، یہ تو آپ کی صحت کیلئے بہت اچھی ہیں اور پھر ہماری حوصلہ افزائی کے لئے ایک گاجر کا ٹکڑا توڑ کر خود کھایا اور ایک اپنے مہمان مسٹر وید کو دیا۔

اسی شام خاکسار نے محترم خلیل احمد ناصر صاحب سے حضرت چودھری صاحبؓ کی یادداشت پر اپنی حیرت کے اظہار کے ساتھ اس بات کا بھی ذکر کیا کہ مسٹر وید کمیونسٹ ہیں، ان کو جماعت احمدیہ سے دلچسپی کس طرح پیدا ہوگئی؟ اگلے ہی روز نماز مغرب کے بعد مسجد میں ہی حضرت چوہدری صاحبؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مسٹر وید کے قادیان آنے پر تمہیں حیرت کیوں ہے؟ تمہاری اس حیرت کا کل رات خلیل احمد ناصر صاحب نے ذکر کیا تھا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں یہ بتا دوں ہم نے ہر ایک کو دعوت دینی ہے، اس میں کسی مفروضے کی بناء پر ایک طبقے سے پرہیز کرلینا واجب نہیں۔

اس واقعہ سے خاکسار نے اور بھی بہت سے سبق سیکھے۔ لیکن ایک شدید اثر دل اور دماغ پر یہ بھی تھا کہ ہمارے بزرگ ہم سے کس قدر محبت، شفقت اور اخلاص بھرا تعلق نہ صرف قائم کرتے ہیں بلکہ اس کو نبھانے کے لئے تردّد بھی کرنا پڑے تو کرتے ہیں۔ آپؓ نے میری ایک الجھن کو دُور کرنے کے لئے محض للہ تکلیف اٹھائی۔ ورنہ خاکسار کی بساط کیا تھی۔ جماعت نہم کا ایک حقیر سا طالب علم ہی تو تھا۔

جب حضرت چودھری صاحبؓ خاکسار سے گفتگو فرمارہے تھے تو وہاں حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے خاکسار کا ازخود حضرت مولانا صاحبؓ سے تعارف کروایا تو حضرت مولوی صاحبؓ کمال شفقت سے خاکسار سے بغلگیر ہوگئے۔ پھر مجھے فرمایا کہ اگر تم عشاء کی نماز تک مسجد مبارک میں ٹھہر سکتے ہو تو چند منٹ ہر روز عشاء کی نماز کے بعد مجھ سے ایک حدیث یاد کرلیا کرو اور اس حدیث کا سیاق وسباق بھی میں تمہیں بتا دیا کروں گا۔ دراصل یہ وہ ستارے تھے کہ جن وجودوں پر ان کی نگاہِ نور والتفات بظاہر حادثاتی طور پر پڑ جاتی تھی ان کی کایا پلٹ کا سلسلہ بھی اسی لمحہ شروع ہوجاتا تھا۔

1966ء میں خاکسار کے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم کرنل راجہ باسط احمد صاحب کی شادی لاہور میں ہونا قرار پائی۔ حضرت چوہدری صاحبؓ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم والد صاحب کے ارشاد پر آپؓ کو بھی دعوت نامہ بھجوادیا۔ میرا ارادہ تھا کہ خود جاکر دعوت دوں لیکن والد صاحب نے فرمایا کہ نہ جانے ان کی کیا مصروفیات ہوں اور تمہارے جانے سے شاید یہ تاثر پیدا ہو کہ ہم ہر رنگ میں ان کی شمولیت ضروری خیال کرتے ہیں اور کوئی صورت تکلف کی نکل آئے جس میں اُن کے لئے کسی قسم کی تکلیف کا پہلو ہو۔ تم یہ دعوت نامہ بذریعہ ڈاک بھجوادو۔ خاکسار نے حسب ارشاد تعمیل کردی۔ جس شام دعوت ولیمہ تھی اسی دن خاکسار کو حضرت چوہدری صاحبؓ نے فون کیا اور ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ ایک مہمان بھی ہوں گے جن کو آپ کی طرف سے شمولیت کی دعوت تو نہیں لیکن ان کو اس شام مَیں نے کھانے پر بلایا ہوا تھا، تو کیا میں انہیں اپنے ساتھ لاسکتا ہوں۔ میرے عرض کرنے پر کہ آپؓ کی شمولیت تو ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ آپؓ نے فرمایا: بہرحال اجازت لینا ضروری تھا۔

خاکسار کی بیٹی کی شادی پر خاکسار نے حضرت چوہدری صاحبؓ سے اجتماعی دعا کی درخواست بھی کی ہوئی تھی۔ اس شادی میں کسی حد تک غیرمتوقع طور پر حضرت مسیح موعودؑ کے ایک جلیل القدر پوتے نے بھی محض شفقت کرتے ہوئے شمولیت فرمائی۔ جب دعا کا موقعہ آیا تو خاکسار اس الجھن میں تھا کہ میں نے تو حضرت چوہدری صاحبؓ سے دعا کے لئے کہا ہوا تھا اور اب ایک نئی صورت درپیش ہے۔ کچھ دیر بعد حضرت چوہدری صاحبؓ نے ازخود حضرت میاں صاحب کی طرف اشارہ کیا اور خاکسار کی الجھن کو بغیر کہے سنے نہایت حکیمانہ انداز میں دُور فرمادیا۔

## مکرم حکیم محمد یار صاحب سدھو

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/اگست 2007ء میں مکرم افتخار احمد انور صاحب نے اپنے والد محترم حکیم محمد یار صاحب سدھو آف جل بھٹیاں کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم حکیم محمد یار صاحب 1937ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی آپ کے والد محترم میاں احمد یار صاحب کا انتقال ہوگیا۔ آپ چار بھائی اور چار بہنیں تھیں۔ نامساعد حالات کے باوجود آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر گاؤں کے ایک ہندو حکیم کی دکان میں بھی جانا شروع کردیا۔ پھر حکمت کا شوق آپ کو قریبی شہر کے ایک نامور فاضل حکیم کے پاس لے گیا جن سے باقاعدہ حکمت سیکھی اور پھر یہی پیشہ اپنالیا۔ خدمت خلق کا ایسا شوق تھا کہ موسم کی شدّت، نیز اپنے اور گھر والوں کے آرام کی بھی پرواہ نہ کی۔

1953ء میں جماعت کے خلاف ہنگامہ آرائی کرنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ لیکن چونکہ سعید فطرت تھے اس لئے تحقیق بھی شروع کردی اور اپنے علاقہ کے چند معززین کے ہمراہ ایک پیر صاحب (پیر منور دین آف چک منگلا) کے پاس گئے۔ آپ نے پوچھا کہ ہمیں بتائیں کیا مرزا صاحب سچے ہیں؟ تو انہوں جواب دیا ہاں وہ سچے ہیں، آپ ان کی بیعت کرلیں۔ چنانچہ آپ اپنے عزیزوں اور گاؤں کے قریباً 80 افراد کے ہمراہ ربوہ حاضر ہوئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ جل بھٹیاں، صدر جماعت اور دیگر عہدوں پر متعین رہے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ جماعتی وفود کی بھی خدمت کرتے اور جو معلمین تعینات ہوتے ان کے طعام کا خاص اہتمام فرماتے۔ جب بھی کوئی شخص ملنے آتا تو پہلے اس کی چائے سے تواضع کرتے اور پھر معلوم کرتے کہ وہ کس مقصد سے آیا ہے۔ عاجزی اور انکساری کا پیکر تھے۔

حکمت کا کام آپ نے سندھ میں بھی شروع کیا اور علاقہ کے اہم لوگوں سے قریبی تعلقات بھی ہوگئے۔ لیکن پھر ایک خواب کی بناء پر سندھ سے پنجاب واپس آگئے۔ بعد میں سندھ کے اُس علاقہ میں ایک طوفان نے تباہی مچادی۔

آپ بچپن سے ہی پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ تہجد میں گریہ وزاری معمول تھا۔ سب عزیزوں کو لے کر جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوتے۔ خاندانی مسائل کے حل کے لئے رشتہ داروں کی نظر آپ کی طرف اٹھتی تھی۔ غیروں کے ساتھ بھی بہت محبت کا سلوک تھا۔ چنانچہ آپ کے جنازہ میں کئی غیراز جماعت دوست بھی شامل ہوئے جو آپ کی پارسائی اور نیک فطرتی کا ذکر کرتے رہے۔ توکّل کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ ایک بار کسی زمیندار نے پوچھا کہ آپ اپنے اخراجات کیسے پورے کرلیتے ہیں، آپ نے اُسے بتایا کہ جب بھی ضرورت ہوتی ہے میں خدا کے حضور دعا کرتا ہوں اور خداتعالیٰ کی طرف سے حکم آتا ہے، اے میرے بندے تو اپنے تھیلے میں ہاتھ ڈال، اس میں سے تمہاری ضروریات پوری ہوجائیں گی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے عطا فرمائے۔ آپ نے مشکلات کے باوجود اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دلوانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور شہر میں اخراجات کرکے انہیں پڑھایا۔ اولاد کی تربیت بھی بہت عمدہ کی۔ سب دنیاوی طور پر بھی عمدہ زندگی گزار رہے ہیں اور دینی خدمت بھی بجالارہے ہیں۔ ایک بیٹے مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی سلسلہ دارالضیافت ہیں۔ جبکہ دو بیٹے دیگر جماعتی اداروں کے کارکن ہیں۔ ایک پوتا جامعہ احمدیہ ربوہ کا طالبعلم ہے۔

آپ نے 26 مارچ 2007ء کو وفات پائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی آنکھوں کا عطیہ نُور ڈونرز ایسوسی ایشن کو دیا گیا۔

## اعزاز

مکرمہ صائمہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ طاہر احمد صاحب نے M.Sc ماحولیاتی سائنسز میں فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی راولپنڈی میں 2005-07ء میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/جولائی 2007ء میں شامل اشاعت مکرم طارق محمود سدھو صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

آپ جب ہم سفر نہیں ہوتے
راستے مختصر نہیں ہوتے
عشق میں ہوش گو نہیں رہتا
یوں مگر در بدر نہیں ہوتے
پیار میں جب کسی کے ہو جائیں
اس سے پھر بے خبر نہیں ہوتے
جس کو چاہت کے خون سے سینچیں
وہ شجر بے ثمر نہیں ہوتے
جانے کس موڑ پہ یہ بہہ نکلیں
اشک تو معتبر نہیں ہوتے
ہجر کی رات کٹ چکی طارق
درد کیوں کم مگر نہیں ہوتے

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
18th September 2009 – 24th September 2009

*Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

## *Friday 18th September 2009*

00:00 Tilawat
00:40 MTA International News
01:15 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 6th April 1991.
03:20 Tilawat: recited by Hani Tahir.
04:25 Spotlight: an Urdu discussion on backbiting and lying.
05:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40 Lets Talk about Ramadhan
09:05 Indonesian Service
10:05 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 6th April 1991. [R]
12:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh, London.
13:10 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:15 Bengali Reply to Allegations: a Bengali programme replying to various allegations made against the Jamaat.
15:20 Seerat-un-Nabi (saw)
16:05 Friday Sermon [R]
17:20 Tilawat: recited by Hani Tahir.
18:15 Lets Talk about Ramadhan [R]
18:40 MTA World News
19:15 Arabic Service
21:20 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 6th April 1991. [R]
23:00 Friday Sermon: recorded on 18th September.

## *Saturday 19th September 2009*

00:15 MTA World News
00:35 Tilawat
02:20 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 7th April 1991.
03:20 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
04:20 Friday Sermon recorded on 18th September.
05:25 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
08:35 Friday Sermon [R]
09:35 Ramadhan Question Time: a Q&A with Munir-uddin Shams.
10:35 Indonesian Service
11:40 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 7th April 1991. [R]
12:30 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:40 Bangla Shomprochar
14:45 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 9th May 2004.
15:50 Rah-e-Huda: an Urdu discussion programme
16:50 Dars-e-Hadith
17:10 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
18:15 Shamail-e-Nabwi: a series of programmes looking at the life and character of the Holy Prophet (saw).
19:00 MTA World News
19:30 Arabic Service
21:30 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 7th April 1991. [R]
22:20 Friday Sermon [R]

## *Sunday 20th September 2009*

00:00 Tilawat & MTA World News
01:20 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 7, recorded on 13th April 1991.
02:20 Friday Sermon: recorded on 18th September
03:20 Tilawat: recited by Hani Tahir.
04:30 Shamail-e-Nabwi: a series of programmes looking at the life and character of the Holy Prophet (saw).
05:00 Ramadhan Question Time: a Q&A with Munir-uddin Shams.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
08:05 Learning Arabic: lesson no. 1.
08:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor recorded on 12th June 2004.
08:55 Khilafat Centenary Moshaa'irah
09:55 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 7, recorded on 13th April 1991. [R]
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Let's Talk About Ramadhan
12:50 Bengali Reply to Allegations
13:55 Friday Sermon: recorded on 18th September.
15:00 Seerat-un-Nabi (saw)
16:00 Khilafat Centenary Moshaa'irah
17:00 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
17:50 MTA World News
18:30 Let's Talk About Ramadhan
19:05 Arabic Service
21:10 Khilafat Centenary Moshaa'irah
22:15 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 7, recorded on 13th April 1991. [R]
23:15 Tilawat

## *Monday 21st September 2009*

00:00 Tilawat
00:55 Dars-e-Hadith
01:15 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 7, recorded on 13th April 1991. [R]
02:10 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
03:00 MTA World News
03:20 Khilafat Centenary Moshaa'irah
04:30 Let's Talk About Ramadhan
05:00 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat
06:30 Eid Milan: An Eid programme for children with members of Nasirat.
07:15 Question and Answer Session: a question and answer session with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad and students in Mannheim.
08:20 The Life of.. : a programme documenting the life of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khaliftul Masih V, head of the Ahmadiyya Muslim Community.
09:30 Live Eid proceedings: live coverage of Eid procceding from London, including the Eid sermon delivered by Hadrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
12:05 Nazm Competition: Khilafat Centenary Nazm competition, held on 27th September 2008.
13:50 Bangla Shomprochar
14:50 The Life of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad [R]
15:55 Eid Sermon: repeat of proceedings from London.
18:30 Arabic Service
19:00 MTA International News
19:35 Moshaa'irah: an evening of poetry with Chaudhry Muhammad Ali, hosted by Sultan Ahmad Mubashar.
20:40 Eid Sermon: repeat of proceedings from London. [R]
23:10 MTA Sports
23:40 Eid-Ul-Fitr: a children's programme about Eid, presented by Hadi Ali Chaudhry.

## *Tuesday 22nd September 2009*

00:10 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45 Al Maaidah: a cookery programme teaching how to prepare various dishes for the special occasion of Eid.
01:10 Eid Sermon: repeat of proceedings from London.
03:45 MTA Sports
04:30 Eid Milan: An Eid programme for children with members of Nasirat.
05:20 Eid-Ul-Fitr: a children's programme about Eid, presented by Hadi Ali Chaudhry.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 25th September 2004.
08:05 Question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th June 1996. Part 2.
09:05 Peace Conference: an interfaith peace conference held in Slough.
10:05 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded on 14th November 2008.
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 17th September 2006.
15:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
16:00 Question and Answer session [R]
17:00 Peace Conference [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on 7th August 2009.
20:35 MTA International News
21:10 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
22:10 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:50 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme

## *Wednesday 23rd September 2009*

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th April 1995.
02:15 Peace Conference: an interfaith peace conference held in Slough.
03:15 MTA World News
03:40 Learning Arabic
04:10 Question and answer session: recorded on 18th June 1996. Part 2.
05:20 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:05 MTA Variety
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th June 1996. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilawat
12:10 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th July 1984.
13:15 Bangla Shomprochar
14:20 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
15:45 Guslshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 26th September 2004.
17:00 Question and answer session [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th May 1995.
20:40 MTA International News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:10 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
23:20 From the Archives [R]

## *Thursday 24th September 2009*

00:20 MTA World News
00:55 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th May 1995.
02:30 MTA World News
02:55 From the Archives
04:15 Attractions of Australia: a visit to the Sydney Boat Show.
04:45 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 20th November 2004.
07:50 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th October 1995.
08:45 Huzoor's Tours: a programme documenting the inspection of Dar-ul-Barakat Mosque in Birmingham by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad. Recorded on 30th November 2004.
09:15 MTA Variety
09:45 Indonesian Service
10:50 Pushto Muzakarah
11:40 Tilawat
12:05 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon recorded on 18th September 2009.
13:30 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 281, recorded on 28th October 1998.
14:45 Jalsa Salana UK 2003: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on the occasion of Jalsa Salana UK. Recorded on 26th July 2003.
16:00 MTA Variety
16:30 English Mulaqa'at [R]
17:45 Dars-e-Malfoozat
18:10 Arabic Service: a discussion programme about the true concepts of Islam.
20:15 Real Talk: a discussion programme on the topic of the Media and Islam.
21:15 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:35 Jalsa Salana UK 2003: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 26th July 2003. [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 16 | Friday 11 September , 2009 | Issue No. 37

# بلجیئم سے جرمنی کے لئے روانگی۔ بیت السبوح فرینکفورٹ میں ورودِ مسعود اور شاندار استقبال۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔

# مئی مارکیٹ منہائیم میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب میں اہم ہدایات۔ کارکنان کے ساتھ ڈنر

## (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دورۂ یورپ میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

### 11/اگست 2009ء بروز منگل:

آج حضور انور کے سفر کا دوسرا دن تھا۔ موسم ابر آلود ہونے کے باوجود گرم تھا۔ حضور انور صبح 5 بجے بیت السلام مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں آپ نے سورۃ البقرۃ کی آیت 253 تا 258 اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کی آیت 26 تا 30 کی تلاوت فرمائی۔

چونکہ آج چند گھنٹوں کے بعد حضور انور نے جرمنی کے لئے روانہ ہونا تھا اسی لئے احباب جماعت کے چہروں پر اداسی کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے۔ حضور انور کو ریسیو کرنے کے لئے مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم یحییٰ زاہد صاحب (اسٹنٹ جنرل سیکرٹری)، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرم فیضان اعجاز صاحب (مہتمم عمومی)، مکرم عطاالغفور صاحب (ناظم حفاظتِ خاص)، مکرم ملک ابرارالحق صاحب (معتمد)، مکرم محمد طلحہ صاحب (MTA) اور مکرم محمد عبداللہ سپرا صاحب پر مشتمل قافلہ صبح 9:55 پر بیلجیئم پہنچ گیا تھا۔

10 بج کر 20 پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جامعہ احمدیہ UK کے بیلجیئم سے تعلق رکھنے والے ایک طالب علم عزیزم مظہر احمد صاحب کو بلا کر شرفِ مصافحہ بخشا اور دریافت فرمایا کہ فلیمش زبان کتنی آتی ہے؟ اس کی بہت کمی ہے۔ زبان سیکھنے کے جو short کورس ہوتے ہیں وہ چھٹیوں میں یہاں آ کر خود بھی کریں اور باقی ساتھیوں کو بھی کہیں کہ وہ بھی فلیمش زبان سیکھیں اور اس پر عبور حاصل کریں۔ اس کے بعد حضور انور نے جرمنی سے آنے والے افرادِ قافلہ کو شرفِ مصافحہ بخشا اور دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے ناشتہ کرلیا ہے؟ جس کا جواب اثبات میں دیا گیا۔ حضور انور قریباً 20 منٹ تک مشن ہاؤس کے صحن میں احباب جماعت کے درمیان رونق افروز ہو کر مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ قافلے کی گاڑیاں سفر کے لئے تیار ہو جانے پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ جرمنی کے لیے روانہ ہوا حضور کے قافلے کی 5 گاڑیوں کے علاوہ ایک گاڑی جماعت بیلجیئم کی تھی جو بطور گائیڈ کے جرمنی کے بارڈر تک ساتھ جا رہی تھی جبکہ دو گاڑیاں جماعت جرمنی سے آنے والے وفد کی تھیں۔ اس طرح کل آٹھ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ بیت السلام سے روانہ ہوا۔ احباب جماعت بیلجیئم نے نعروں، دعاؤں اور ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے امام کو الوداع کیا۔

مشن ہاؤس کے گیٹ سے نکلنے کے تھوڑی ہی دیر بعد حضور انور نے مکرم محمد احمد صاحب کے ذریعہ مکرم منیر احمد جاوید صاحب کو پیغام دلوایا کہ اگر ڈاک ملاحظہ کے لئے تیار ہے تو لے کر آ جائیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے لیے قافلے کی گاڑیاں رکیں اور مکرم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب ڈاک لے کر حضور انور کی گاڑی میں حاضر ہو گئے تو قافلہ پھر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ حضور انور دورانِ سفر ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے۔ راستے میں بارش شروع ہو گئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔

بیت السلام برسلز مشن ہاؤس سے جرمنی بارڈر کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر ہے۔ جرمنی کی حد شروع ہونے سے ذرا پہلے بیلجیئم کی گائیڈ کار پیچھے چلی گئی اور جماعت جرمنی کی کار لیڈنگ کے لئے آگے آ گئی اور قریباً 250 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد SHELL کی سروسز پر قافلہ تھوڑی دیر کے لیے رکا۔ یہاں حضور انور نے بیلجیئم سے ساتھ آنے والے وفد کو شرفِ مصافحہ بخشا اور انہیں یہاں سے واپسی کی اجازت فرمائی۔ اس وفد میں مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیئم، محمد اسماعیل صاحب صدر خدام الاحمدیہ، میاں اعجاز احمد صاحب، زاہد محمود صاحب محمود ناصر صاحب، منیر احمد انجم صاحب، فرید یوسف صاحب، یاسر احمد صاحب، محمد افضل توقیر صاحب بشیر احمد قمر صاحب، عبدالباسط بھٹی صاحب، رائے مظہر احمد صاحب، شکیل احمد صاحب، عثمان ابراہیم صاحب، شاہد محمود صاحب اور مبارک احمد ملہی صاحب شامل تھے۔ قافلہ پھر فرینکفرٹ کی طرف روانہ ہوا اور 435 کلومیٹر کا کل فاصلہ طے کرتے ہوئے اللہ کے فضل سے تین بج کر پندرہ منٹ کے لگ بھگ بخیریت بیت السبوح فرینکفرٹ پہنچا۔

### بیت السبوح فرینکفرٹ (جرمنی) میں ورودِ مسعود اور شاندار استقبال

حضور انور کی گاڑی بیت السبوح کے عقبی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ یہاں مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کا انبوہِ کثیر حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھا۔ بچوں نے خوبصورت رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے مشن ہاؤس کو سجا ہوا تھا بیت السبوح میں عید کا سماں نظر آ رہا تھا۔

حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس میں پہنچتے ہی فضا فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر اور دلکش نغموں اور ترانوں سے گونج اٹھی۔ حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر (افسر جلسہ سالانہ جرمنی)، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب (نائب امیر)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (نائب امیر و مبلغ فرینکفرٹ)، مکرم ادریس احمد صاحب (لوکل امیر فرینکفرٹ)، مکرم عبدالسمیع صاحب (نگران بیت السبوح) نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب جنہیں چند دن پہلے دل کی تکلیف ہوئی تھی سے ان کی صحت کے بارے میں دریافت فرمایا اور ایکونائٹ Q ایک قطرہ اور کریٹیگس Q دس قطرے صبح و شام استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ عزیزم ولید احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اسی طرح عزیزہ فرح نور عباسی صاحبہ نے حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور وہاں موجود ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور 3 بج کر 35 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر قصر کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مہمانوں کی رہائش گاہ کے انتظام کا معائنہ فرمایا اور راستے میں مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پھر اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

### ملاقاتیں

شام پونے سات بجے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نو بجے تک جاری رہا اس دوران 48 خاندانوں کے 162 افراد حضور انور سے شرفِ ملاقات حاصل کر کے آپ کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہوئے۔ نو بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نمازِ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون، دوسری رکعت میں سورۃ النصر اور نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال اور دوسری رکعت میں سورۃ التکاثر کی تلاوت فرمائی۔ اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

### 12/اگست 2009ء بروز بدھ:

آج حضور انور کے سفر کا تیسرا دن تھا اور حضور انور ایدہ اللہ کا یہ دن بیت السبوح فرینکفرٹ میں جماعتی مصروفیات میں گزرا۔ حضور انور صبح 5 بج کر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور نمازِ فجر پڑھائی۔ حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ الکھف کے پہلے رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ الکھف کے آخری رکوع کی تلاوت فرمائی۔

### ملاقاتیں

صبح 10 بج کر 30 منٹ پر حضور انور دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ اس دوران 47 خاندانوں کے 178 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ 2 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نماز کے لئے مسجد بیت السبوح تشریف لائے اور نمازِ ظہر و عصر قصر کر کے پڑھائیں۔ پھر شام ساڑھے چھ بجے ملاقاتوں کا دوسرا دور شروع ہو جو رات 9 بجے تک جاری رہا اور اس دوسرے دور میں جرمنی، پاکستان، امریکہ، بوزنیا، البانیہ اور مالٹا کے 62 خاندانوں کے 220 افراد حضور انور کی قوت قدسیہ سے فیض یاب ہوئے۔ 9 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نمازِ مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نمازِ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ النّاس تلاوت فرمائی جبکہ نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحی اور دوسری رکعت میں سورۃ الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد